از رسم الفت
چنگال
Ig@aestheticnovels.online

اہم اعلان!

اس تحریر میں لکھا گیا مواد تخلیقی ہے۔اگر اس کی کسی کی زندگی سے کوئی مطابقت ہوگی تو وہ محض اتفاقی ہوگی۔تحریر کے جملہ حقوق مصنفہ کے پاس محفوظ ہیں۔کاپی کرنے کی صورت میں مصنفہ قانونی کاروائی کا مجاز رکھتی ہیں۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

چنگال

از قلم رسمِ الفت

حالِ دل

میرے لکھنے میں وہ پختگی وہ تجربہ نہ سہی، لیکن ایک بات کے لئے میں اپنے رب کی ہمیشہ شکر گزار رہوں گی کہ اس نے مجھے احساس کی دولت دی۔۔۔ مجھے ان کہے جذبات کو محسوس کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں تحریر کرنے کا، الفاظ میں ڈھالنے کا ہنر دیا۔۔ اتنی صالحیت دی کہ میں قلم اٹھاؤں، تو محسوس ہونے والے لفظ بہ لفظ تحریر کر سکوں۔۔۔ میرے پاس تجربہ نہیں کیونکہ یہ میری پہلی تحریر ہے امید کرتی ہوں کہ آپ اس سفر میں میرا حوصلہ بڑھائیں گے اب جب یہ قلم میرے ہاتھوں میں میری پہچان اور طاقت بن کہ آہی چکا ہے تو میرا آپ سے وعدہ ہے کہ میری تحریریں، ہماری معاشرتی برائیوں کی اصلاح کے لئے ہوں گی۔۔۔ محبت میں بہت طاقت ہوتی ہے۔۔ وہ ہر تلخ لہجے کو اپنے رنگ میں ڈھال سکتی ہے۔۔ ہم کئی کہانیاں پڑھتے ہیں۔۔ کرداروں سے متاثر ہوتے ہیں۔۔ یہ کردار قطعاً فرضی نہیں ہوتے۔۔۔ یہ سب ہمارے ارد گرد موجود ہوتے ہیں۔۔۔ کچھ اپنی اچھائیوں سے پہچانے جاتے ہیں تو کوئی اپنی برائی عادات اور بد اخلاقی سے نمایاں ہوتے ہیں رسم الفت چنگال از قلم ظلم کرنے والا اپنی عادات سے مجبور بھی ہو، تو بھی یہ طرفہ دکھ دے دے کر بھی یک روز تھک جائے گا۔۔۔ جن لوگوں پہ محبت اثر نہیں کرتی۔۔ وہ اپنے اندر پلنے والے حسد اور نفرت سے ہی ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں اور جو لوگ محبتیں بانٹتے ہیں وہ کبھی نہیں بکھرتے۔۔۔ اس کہانی میں میں نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ کوئی بھی کردار نظر انداز نہ ہو چاہے وہ نیگٹیو ہو یا پازیٹو، ہیرو ہو ہیروئن ہو یا کوئی اولڈ کردار میں نے پوری کوشش کی ہے کہ کسی کے ساتھ بھی نہ انصافی نہ ہو۔۔ یہ کوئی رومینٹک ناول نہیں ہے کچھ لوگوں کا ماننا ہے کہ ناول جب تک رومینٹک نہ ہو پڑھنے میں مزا نہیں آتا میں نے کوشش کی کہ اس ناول میں رومینس صرف فیل ہو، محبت، خلوص، چاہت اور کہانی کے پالٹ میں لیکن دکھائی نہ دے آپ نے اس کا فیڈبیک دینا ہے کہ میں کامیاب رہی یا ناکام یہ کسی ایک حصے یا سین کو پڑھ کر فیصلہ نہیں کرنا بلکہ مکمل ناول کی روشنی میں اپنی قیمتی آراء سے آگاہ کیجئے

امید ہے آپ سب کو یہ ناول پسند آئے گا اس ناول کے بارے میں فیڈ بیک ضرور دیجئے گا۔۔میں آپ کی ہر طرح کی آراء کی منتظر رہوں گی

آپ کی محبت کی متلاشی

آپ کی دعاؤں کی طالب

رسم الفت

Ig@rasmy_ulfat

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

بابِ اول

سفر کا جذبہ ذہنی اور جسمانی تجسس ہے۔

یہ ایک جذبہ ہے۔

اور میں ان لوگوں کو نہیں سمجھ سکتی

جو سفر نہیں کرنا چاہتے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میں نور اسمیرے۔۔سیاہ چاند کا نور

میری بچپن سے ہی یہی خواہش ہے

پہاڑوں اور نظاروں کو دیکھنے کی۔۔۔۔۔۔

اونچی پہاڑیاں۔۔خوبصورت نظارے

چائے کی چسکیوں کے ساتھ

سن سیٹ اور سن رائس دیکھنے کی

کھلے آسماں کے نیچے لیٹ کر

آسماں پر ستارے گننے کی۔۔۔۔۔۔

جنگلوں میں اک مکاں بنانے کی

پتھروں سے ٹکراتے۔۔۔۔

جھرنوں کی آوازیں سنتے رہنے کی

میری بچپن سے یہی خواہش ہے۔۔۔

بس۔۔۔۔۔۔۔۔!

یہ یہی اک خواہش ہے۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میں جب بھی بے چین ہوتا ہوں
یا کوئی تکلیف ہوتی ہے
تو سمندر کی طرف جاتا ہوں۔۔
تو سمندر میری بے چینی اور تکلیف کو
اپنی بڑی وسیع آوازوں میں
غرق کر دیتا ہے۔۔۔
اپنی لہروں سے مجھے پر سکوں کر دیتا ہے۔۔
اور میرے اندر کی ہر اس چیز پر
ایک تال مسلط کر دیتا ہے۔۔
جو مجھے بے چین کرتی ہے
میں برق پاشا ان لہروں کا دیوانا ہوں۔۔۔
☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اس پہاڑ کے جرائم میں سے
صرف ایک۔۔۔
اس پہاڑ کی چٹانیں ناقص ہوتی ہیں
جان لے لیتی ہیں
لیکن پہاڑ بے عیب ہرتے ہیں
چیزیں عجیب ہوتی ہیں۔۔۔
اور انہیں عجیب ہی ہونا چاہئے
حیرت انگیز۔۔۔

کیونکہ ہاریکا آیان ونڈرفل ہے

ی گلیشیر میرا عشق

جنون اور پاگل پن ہے۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات جو ڈھانپتی ہے۔۔

زمیں آسمان کو اپنی سیاہی سے

میں اپنے خدا کا شکر ادا کرتا ہوں

میری ناقابل تسخیر روح کے لئے

ان حالات کی گرفت میں

میں نے اپنا سر نہیں جھکایا

نہ ہی اونچی آواو میں رویا ہوں

میرا سر خون آلود ہے

لیکن جھکا ہوا نہیں ہے

سالوں کا خطرہ جب مجھے ڈھونڈتا ہے

تو مجھے بے خوف ہی پاتا ہے

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ

دروازہ کتنا تنگ ہے

بس حوصلے کو تھامے رکھنا ہے

میں ساحل حریب التان ہوں

مین اپنی قسمت کا مالک ہوں

میں اپنی روح کا کپتان ہوں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

تعلق کا مطلب ٹھیک ہونا کیوں چاہئے؟

کسی ایسے شخص کا انتظار کریں

جو زندگی کو آپ سے فرار نہیں ہونے دے گا

جو آپ کو چیلنج کرے گا اور

آپ کو آپ کے خوابوں کی طرف لے جائے گا

کوئی بے ساختہ جس کے ساتھ

آپ دنیا میں کھو سکتے ہیں

ایک رشتہ۔۔۔ صحیح شخص کے ساتھ

رہائی ہے۔۔۔۔ پابندی نہیں۔۔۔

عبیرہ جیکٹ پہن لو ٹھنڈ ہو گئی۔۔۔

میرے پاس ہے طہ۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سمندر میں گرتے ہی اس نے اپنی جلد پر نمکین پانی کی تازگی محسوس کی حالانکہ اس نے گیلا سوٹ پہن رکھا تھا۔

جب وہ گہرائی میں اترا تو سمندر اور حیرت انگیز ہو گیا۔۔۔

وہ اپنی آنکھوں کے سامنے متحرک رنگ کے مرجان کے سرکنڈے دیکھ سکتا تھا۔۔۔ اس نے دیکھا وہاں مچھلیوں کا جھنڈ ایک ساتھ تیراکی کر رہا ہے جس کی شکل ایک بے باک رنگ کی قوس قزح کی طرح ہے۔۔۔۔ جب سورج کی کرن چٹانوں پر پڑی تو یہ اور بھی زیادہ سانس لیتی نظر آتی ہے۔۔۔ مصروف چھوٹی چھوٹی مچلیاں ادھر سے ادھر اتنی تیز رفتار سے جا رہیں تھیں جیسے وہ کسی چیز کے لئے بہت جلدی میں ہوں۔۔۔

وہ متاثر کن منظر کو گھورتا تیر رہا تھا۔۔۔ شفاف پانی کے 10000 شیڈز تھے۔۔۔ ہاتھ میں ٹارچ تھامے وہ ہر ایک چیز کو اشتیاق سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

سمندر زندہ ہوتا ہے۔۔۔۔ وہ محسوس کرتا تھا۔۔۔ آج بھی کر رہا تھا۔۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ سمندر اپنی خوبصرتی دکھاتا ہے۔۔۔ اپنے اندر دفن رازوں کو فاش کرتا ہے۔۔۔ تو اکثر وہ خود کو چیر کر گہرائیوں جو جانے کی قیمت بھی وصولتا ہے۔۔۔۔ اکثر وقت لے کر اور اکثر جان لے کر۔۔۔۔۔۔

ان لہروں کا تسلسل یک دم غائب ہو گیا۔۔ لہروں کی روانی کہیں کھو گئی۔۔۔ اک ہلچل مچ گئی ہر طرف۔۔۔۔۔ اس کی آکسیجن ختم ہو رہی تھی۔۔ وہ دوسری رخ مڑتا تو دوسری لہر اسے دوسری سمت پھیک دیتی۔۔۔۔ پہلے وہ کوشش کرتا رہا۔۔ مگر اس کی آکسیجن ختم ہو گئی۔۔۔۔ آنکھیں بند ہونے لگیں۔۔۔۔ وہ جانتا تھا۔۔۔ اس سمندر کے رازوں کو فاش کرنے کا خمیازہ بھگتنا تھا۔۔۔ اور اپنی سانسوں سے اس کا قرض جھکانا تھا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس نے آخری نظر ان خیموں کو دیکھا۔۔۔ میری خواہش ہے کہ ہم سب ان خیموں کو دیکھنے کے لئے زندہ رہیں۔۔۔۔ وہ بڑبڑائی ۔۔۔ اس نے دوسری نظر اش گلیشیئر کو دیکھا۔۔۔ کیا یہ جاگ جائے گا۔۔۔ کیا اسے علم ہو گا کہ ہاریکا آیان ایک بار پھر اسے فتح کرنے ائی ہے۔۔۔ کیا یہ جان جائے گا کہ کوئی پھر دبے پاؤں اس کی راج دھانی میں داخل ہوا ہے۔۔۔۔۔ اس نے ایک نظر برف میں پیوست نوکدار بیضوی سے کریمپنز کو دیکھا جو کہ نیچے لگے تھے۔۔۔ جس سے وہ برف پر پھسل نہیں سکتی تھی۔۔۔ وہ سر جھٹک کہ مسکرائی اور آگے بڑھ گئی۔۔۔۔ وہاں برف گدلی اور بے حد نرم تھی۔۔۔ سورج ذرا تیز چمکتا تو برف پگلنے اور ٹپکنے لگتی۔۔۔ خیموں کے باہر برفیلے پہاڑ میں اس حد تک خاموشی چھائی ہوئی تھی کہ سوئی بھی گرے تو گونج پیدا ہو۔۔۔۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔ ارد گرد دیو ہیکل سیاہ بلکل خاموش تھے۔۔۔۔ یہ کوئی اور ہی دنیا تھا۔۔۔ جب اس دوسری دنیا کی رات شروع ہوتی تھی۔۔۔ تو اس کی صبح ہو جاتی تھی۔۔۔ اس کے سامنے آسمان پر سرخ و سرمئی بادلوں کے درمیان خالی جگہوں سے ڈھلتے سورج کی آخری نارنجی شعائیں جھانک رہی تھیں۔۔۔ دور نانگا پربت کو بادلوں نے ڈھانپ لیا اور وہ بادل اب یقیناً قراقرم کی طرف بھڑنے لگے تھے۔۔۔۔۔ شام ڈھلنے کے ساتھ ساتھ درجہ حرارت گر رہا تھا۔۔۔ سردی بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔ پھر رات کا اندھیرا پوری طرح پھیل گیا تو اسے تھکے تھکے قدموں کی آہٹ اور باتوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔۔۔ وہ خاروں آگے پیچھے برف پر چل رہے تھے۔۔۔ اونچے پہاڑوں اور گلیشئر میں کئی جگہ دراڑیں ہوتی ہیں۔۔۔ جو اندر کئی سوفٹ گہری ہوتی ہیں۔۔۔ بعض جگہوں پر یہ واضح ہوتی ہیں مگر عموماً ان کے دھانے پر برف باری کے بائث چند انچ موٹی برف کی تہہ جم جاتی ہے۔۔۔ ایسے میں دراڑیں برف کا نقاب اوڑھے چھپ جاتی ہیں۔۔۔ اسی ثناء میں ایک دھماکا ہوا۔۔۔ میلوں دور تک چاندنی سے چمکتی برف پھیلی تھی اور چند قدم کے فاصلے ایک لمباسا گڑھا تھا۔۔۔ ایک پل تو سمجھ ہی نہیں آئی کہ ہوا کیا ہے۔۔۔ مگر پھر اندازہ ہوا۔۔۔ کہ ہاریکا آیان کا پاؤں برف کے نقاب پر پڑ چکا ہے۔۔۔ اور ایک بہادر کوہ پیما اس پہاڑ کی دراڑ میں گر چکی ہے۔۔۔۔ جہاں سے عموماً لاشیں بھی نہیں ملا کرتی۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مت جاؤنور ایسمیرے۔۔۔وہاں سے کبھی کوئی واپس نہیں آیا۔۔

اسی لئے تو جارہی ہوں کہ رہاں آخر ہے کیا ایسا۔۔اس میں جوش تھا راز جاننے کا۔۔۔راز ہمیشہ پرکشش لگتے ہیں۔۔۔لیکن اکثر جب ہم راز پا لیتے ہیں تو تب معلوم ہوتا ہے۔۔یہ راز ہی بہتر تھا۔۔۔مگر اسے جاننا تھا۔۔وہ احتیاط سے دھیمے دھیمے قدم رکھتی آگے بڑھ رہی تھی۔۔ہاتھ میں ٹارچ تھامے گلے میں کیمرہ لٹکائے۔۔آنکھوں کو غار میں مرکوز کئے آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔دیواروں پہ جگہ جگہ اپنے جالے بچھا رکھے تھے۔۔وہاں کچھ دیر چلنے کے بعد اسے ایک کھائی سی نظر آئی۔۔اور مکمل اندھیرہ چھایا ہوا تھا۔۔وہ زمین پہ لیٹی اور اندر ٹارچ لگائی وہاں سیڑھیاں تھیں۔۔۔وہ اور پرجوش ہوئی۔۔ہاں ایک فطری خوف تھا کہ آیا وہاں کیا ہے۔۔مگر اس نے اپنا وہ خوف خد پہ حاوی نہیں ہونے دیا۔۔اور سیرھیوں پہ قدم دھرنے لگی۔۔۔بیس سیڑھیاں اترنے کے بعد پانی کے ٹپکنے کی آواز آئی۔۔۔اب اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔ایک بار خیال آیا کہ نور پلٹ جاؤ۔۔۔مت جاؤ کچھ بھیانک بھی ہو سکتا ہے۔۔دفعہ کرو جو بھی ہے اس غار میں۔۔مگر دوسرے ہی پل دل پھڑ پھڑایا تھا۔۔کہ جاؤ دیکھو جانو کہ وہاں کون سے راز دفن ہیں ۔۔۔اور آخر اس کشمکش میں دل جیت گیا آخر دل پہ دماغ کیسے سبقت لے جاتا۔۔۔وہ قدم آگے بڑھاتی گئی۔۔سامنے اور سیڑھیاں نظر آئیں اش کا سارہ دیھان اس طرف تھا نیچے نہیں دیکھ رہی تھی اور اسی پل اس نے اپنا اگلا قدم دھرا اور ایک کھڈے میں گرتی گئی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہر طرف دھواں ہی دھواں پھیلا ہوا تھا۔۔ہر گوسے میں خاموشی اپنے پر پھیلائے ہرئے تھی۔۔ایک ہیبت تھی اس منظر میں اور دور وہ قدم دھرتا نظر آرہا تھا۔۔۔وہ زخمی تو تھا۔۔خون بھی بہہ رہا تھا مگر ہونٹوں پہ ایک مسکراہٹ نے احاطہ کیا ہوا تھا۔۔اس کی آنکھوں میں جیت کا نشہ اور طاقت کا خمار تھا۔۔ایک نظر اس ملبے پہ ڈال کے وہ پلٹ گیا۔۔۔کندھے پہ اک بیگ پہنے وہ ڈھلانوں کو پار کرتا آگے آیا۔۔۔ تھکن سے چور، بے گانی جگہ،

اسے رات ٹھرنے کے لئے جگہ کا بندوبست کرنا تھا اسے دور فضا میں دھواں اٹھتا نظر آیا اس کے قدموں میں تیزی آئی۔۔وہاں درختوں کا ایک جھنڈ تھا وہ وہاں سے احتیاط سے گزرتے اس چھوٹے سے گھر کے پاس آیا۔۔۔اور دروازے پہ دستک دینے کے لئے ہاتھ اٹھایا وہاں کچھ حروف لکھے تھے اس نے پڑے مگر پھر دیھان نہیں دیا اور دروازہ ناک کیا۔۔۔کچھ پل گزرے تو ایک بچی نے دروازہ کھولا۔۔۔کون ہیں آپ؟ سوال تو عین متوقع تھا مگر اس بچی کی نظریں عجیب سی پراسرائیت لئے ہوئے تھیں

میں ساحل حریب ہو۔۔رستہ بھٹک گیا تھا۔۔۔اس نے اپنا نام بتایا مگر یہ نہیں بتا سکتا تھا کہ یہاں کیوں آیا تھا۔۔۔

ہاں تو۔۔۔! اس بچی کا انداز عجیب سا تھا

بیٹا بابا کو بلائیں۔۔۔۔

وہ نہیں ہیں۔۔۔۔ویسا ہی انداز

تو کوئی اور تو ہوگا نہ گھر پہ۔۔اس نے پھر پوچھا اب وہ اکتایا ہوا لگ رہا تھا

ہاں اینیکا ہے۔۔۔اب کے وہ تھوڑا سا مسکرائی بھی تھی

او شکر تو بلائیں انہیں۔۔۔مجھے بات کرنی ہے ان سے

مگر وہ کسی انسان سے بات نہیں کرتی۔۔نحوست سے کہا گیا

کیا مطلب ہے۔۔اس کے ماتھے پہ بل پڑے تھے

کچھ نہیں اگر رات گزانی ہے یہاں تو صاف بولو۔۔یک دم اس کا انداز عجیب ہوا

ہاں اگر اجازت ہو تو ایک رات گزانی ہے یہاں۔۔صبح ہوتے ہی چلا جاؤں گا۔۔۔

آجاؤ۔۔وہ رستے سے ہٹی۔۔۔وہ اندر آیا

سامنے کرسی رکھی تھی جس پر اس نے بیگ رکھا ایک نظر سامنے دیکھا وہاں ہانڈی بن رہی تھی چولہے پر

گھر پہ اور کوئی نہیں ہے کیا۔۔اس نے اپنے ذھن میں گردش کرتا سوال کیا آخر اتنی رات اور پھر ایسی جگہ اس بچی کو اکیلے کیوں چھوڑ رکھا تھا اس کے ماں باپ نے

نہیں۔۔۔ایک لفظی جواب ہانڈی کو آگ سے اتارتے کہا

کیوں۔۔۔اسے تعجب ہوا اس نے ایک نظر اسے دیکھا وہ لگ بگ بارہ تیرہ سال کی لگ رہی تھی

یہاں رات گزارنے کا معاوضہ دینا پڑے گا۔۔اس نے جیسے اس کا سوال سنا ہی نہیں تھا

ہاں کوئی مسئلہ نہیں میں دے دوں گا۔۔۔وہ حیران ہو رہا تھا اس پہ

پوچھو گے نہیں کہ کیا دینا پڑے گا۔۔اس ایسے مسکرائی جیسے اس کا بہت کچھ مانگ لے گی۔۔مگر اس نے سر جھٹکا

کیا۔۔۔؟

پل۔۔۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔اسے ایسے محسوس ہوا کہ اس کی ریڑ کی ہڈی میں کچھ سرائیت کر گیا مگر بظاہر وہ پر سکون رہا

کیا مطلب ہے۔۔

سمجھ جاؤ گے۔۔۔ سوپ کا ایک باؤل اس کے ہاتھ میں تھما کے پلٹ گئی اور سامنے کمرے کے دروازے میں گم ہو گئی۔۔ اس نے سر جھٹکا اور سوپ کو پی کہ ایک طرف پڑے صوفے پہ لیٹ گیا۔۔ اس کا دھیان اس کمرے میں گم لڑکی کی طرف ہی تھا۔۔ مگر نیند اس پہ حاوی ہو گئی اور وہ سو گیا اس بات سے بیگانہ کہ کل کا دن اسے کیا دکھانے والا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کیا ہوا عبیرہ۔۔۔ طہ نے اس کا گھبرایا ہوا چہرہ دیکھ کر کہا

پتا نہیں دل خراب ہونے لگا ہے۔۔۔ اس کا چہرہ زردی مائل سا ہو گیا

خیریت ابھی تو ٹھیک تھی۔۔ طہ نے پریشانی سے اسے دیکھا

مجھے وامٹ آ رہی ہے۔۔۔ وہ اس وقت ٹرین میں تھے۔۔۔ طہ اسے لے کر واش روم کی طرف گیا

پریشان نہ ہو ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔ اسے لے کر جاتے ساتھ میں تسلی بھی دے رہا تھا

وہ واش روم میں گئی۔۔ طہ باہر کھڑا رہا۔

طہ۔۔۔ یک دم عبیرہ کی گھبرائی ہوئی آواز آئی

کیا ہوا بی۔۔۔ وہ پریشانی اور عجلت میں دروازہ کھول کے اندر آیا جو کہ لاک نہیں تھا

کیا ہوا بی۔۔۔ اسے ایک طرف گھبرایا ہوا دیکھ کہ اور پریشان ہو رہا تھا

بی۔۔بی۔۔۔ اس کے جواب نہ دینے پہ اسے بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑا۔۔۔

وہ۔۔ہاں کیا ہوا۔۔ ابھی اس نے بات پوری بھی نہیں کی تھی کہ دروازہ لاک ہونے کی آواز آئی۔۔ طہ گھبرا کہ پلٹا۔۔ عبیرہ اور گھبرائی۔

کوئی ہے دروازہ کھولو۔۔۔ طہ نے دروازہ زور زور سے کھٹکھٹایا

مگر کوئی۔۔ آواز نہ آئی جیسے باہر کوئی ہو ہی نہ

طہ کیا کریں گے۔۔۔ عبیرہ رونے لگی

طہ نے نظر دوڑائی اور ایک طرف پڑا لوہے کا ڈنڈا پڑا نظر آیا۔۔

اس نے وہ اٹھایا اور زور سے دروازے پہ مارا۔۔ مگر کوئی اثر نہ ہوا

بی کچھ نہیں ہوا کھل جائے گا

تو باہر کوئی سن کیوں نہیں رہا۔۔۔ وہ بہت گھبرائی ہوئی تھی مگر طہ خاموشی سے دروازہ کھولنے میں مگن تھا۔

اور آخر دروازہ ایک طرف سے ٹوٹ گیا۔۔۔

شکر ہے۔۔۔ عبیرہ تھوڑا پر سکون ہوئی مگر طہ کے ماتھے کے بلوں میں اضافہ ہوا۔۔۔ کیوں کہ کچھ تو تھا فضا میں جو غیر معمولی تھا۔

اس نے دروازے کو دھکا دیا اور سامنے دیکھا۔۔۔۔ پیچھے عبیرہ نے بھی جھانکا۔۔۔

مگر سامنے کا منظر دیکھ کہ وہ دونوں ہل نہ پائے۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

بابِ دوم

لمحہ بہ لمحہ بیت رہی تھی رات

رات صدی بہ صدی بیت رہی تھی

اتنی سیاہ گھور اندھیر رات۔۔۔۔۔ لگتا تھا کبھی ختم ہی نہیں ہو گی۔۔

جنگل میں دور دور سے مسلسل عجیب آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔۔ پرندوں اور جانوروں کی، مگر وہ کہیں آس پاس دیکھائی نہیں دے رہے تھے۔۔۔۔ اس نے ہلکی سے آنکھیں وا کیں، سر میں درد کی ایک شدید لہر اٹھی تھی۔۔ اس کا ہاتھ بے ساختہ سر کی طرف اٹھا تھا۔۔ مگر اس نے ہمت کی اور اٹھ کے بیٹھی سر چکرا رہا تھا۔۔ اور آنکھوں کے سامنے سب گھڈ مڈ ہو رہا تھا۔۔ کتنے ہی پل ایسے گزر گئے وہ سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی کہ اس کے ساتھ ہوا کیا اور ہو کیا رہا ہے

کچھ دیر بیٹھنے کے بعد تھوڑے حواسوں میں آئی۔۔۔ اور ادھر ادھر دیکھا۔۔ وہ بارش کے جمع ہوئے پانی کے جوہڑ کے ساتھ بیٹھی تھی ۔۔۔ عجیب حبس اور گرمی کا احساس ہوا۔ وہ ہمت کر کے اٹھ کے کھڑی ہوئی

جنگل۔۔۔ وہ کسی جنگل میں ہے۔۔ اب کہ اسے اپنی کسی جگہ موجودگی کا احساس ہوا۔۔۔ اور یہ بھی کہ یہاں کچھ عجیب ہے۔۔۔ مگر کیا۔۔۔؟ جگہ۔۔۔۔۔ یا ماحول؟

نہیں۔۔۔ یہ دونوں چیزیں ٹھیک تھیں۔۔۔ پھر غلط کیا تھا۔۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

موجودگی۔۔۔ہاں اس کی یہاں موجوگی عجیب تھی۔۔۔۔اس نے دو تین قدم اٹھائے۔۔۔کیچڑ ہی کیچڑ تھا۔۔۔اب کہ اسے ایسے خوفناک جنگل میں کیا کر رہی یہاں کیوں ہے۔۔۔اسے۔۔۔۔۔۔۔اسے تو پہاڑ پہ ہونا تھا۔۔۔۔وہ یہاں گھبراہٹ ہوئی۔۔وہ ہے۔۔۔یہ ماحول انجان تھا۔۔۔اور حیبت ناک بھی

اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔اس نے چاروں اطراف نظر دوڑائی۔۔۔

جہاں تک نظر گئی۔۔درختوں سے ٹکرا کے واپس آگئی۔۔۔اس نے سر اوپر اٹھایا۔۔وہاں ملجگا سا اندھیرہ چھایا ہوا تھا۔۔۔سورج مدہم پڑ رہا تھا۔۔۔مطلب رات ہونے والی ہے۔۔۔یا اللہ رات ہونے والی ہے۔۔اب اس کا دماغ کام کرنا شروع ہوا تھا۔۔وہ کبھی بھی اتنی حواس بے ساختہ نہیں ہوئی تھی۔۔۔اس نے ہمیشہ ایسی جگہوں پہ وقت گزارہ تھا۔۔مگر ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ وہ حواس کھو دے۔۔مگر اب کی بار۔۔ہمیشہ کی طرح تو تھا بھی نہیں۔۔۔

اس نے موبائل نکالا اور وقت دیکھا۔۔لیکن ایک منٹ۔۔۔۔۔۔یہاں تو آٹھ بج رہے تھے رات کے۔۔۔اس کا ایک بار پھر دماغ گھوما۔۔ٹائم پہ نہیں وقت پہ۔۔۔۔

اگر رات کے آٹھ بج رہے تھے تو آسمان روشن کیوں تھا۔۔۔اس کا ماتھا ٹھٹکا

مگر خد کے جذبات پہ قابو پاتے ایک نمبر ڈائل کیا۔۔۔اور تب اسے دوسرا جھٹکا لگا

کیونکہ سگنل بھی آف ہو چکے تھے۔۔۔یہ رستہ بھی بند ہو چکا تھا۔۔۔اب کی بار اس کے سہی پسینے چھوٹے۔۔

کوئی ہے۔۔۔۔۔اس نے زور سے پکارا

مگر اس کی آواز پلٹ پلٹ کہ اسے خد سنائی دیتی خوفزدہ کر رہی تھی

رات اندھیری ہے۔۔۔چاند کم ہے

ہوا میں حبس۔۔۔اور اک خوفناک چمک

ہوا رازوں کو سرگوشی کرتی ہے

وہ ادھر ادھر دیکھتے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی چل رہی تھی۔۔۔وہاں

درختوں اور دحشت کے علاوہ کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اک نامعلوم سے خوف کا احساس۔۔۔ کہ میں اکیلی ہوں

پتوں کی سرسراہٹ۔۔۔۔۔۔۔اک خوفناک آواز

ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی پیچھے چل رہا ہے

اس نے پلٹ کہ دیکھا مگر وہاں اس کے علاوہ کوئی دوسرا بشر نہ تھا۔۔ وہ اور خوفزدہ ہوئی
لیکن وہاں کوئی نہیں۔۔۔۔ اس کا دل تیزی سے دھڑکتا ہے
ہر لمحے کے ساتھ بھڑتا ہوا خوف۔۔۔۔۔
۔۔۔ رات دھیرے دھیرے سرکتی جارہی تھی
اندھیرہ اپنے پر پھیلائے اسے چڑا رہا تھا۔۔
موبائل کی ٹارچ لگائے وہ بڑھتی گئی۔۔
وہ تھک کے نڈھال ہو چکی تھی
وہ اک جگہ بیٹھ کہ موت کا انتظار نہیں کر سکتی تھی مگر

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اک سایہ حرکت کرتا ہے۔۔۔ نظروں سے تھوڑا دور

رات کے آخری پہر میں یہاں کسی کی موجودگی کا احساس شدت سے جاگتا ہے۔۔۔

وہ الٹے قدموں بھاگنے کے لئے مڑتی ہے

مگر قدم منجمد ہو چکے تھے

۔۔۔۔۔اسے گھور رہی ہیں اک سرد ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بھوت کی آنکھیں

وہ بھاگنا چاہتی تھی۔۔۔مگر بھاگ نہیں پا رہی

وہ خوف میں جھکڑی جا چکی تھی

اک آواز سوگوشی کی۔۔۔۔اک جان لیوا لہجہ

تم کون ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

وہ دھشت سے چیختی ہے لیکن کوئی نہیں سنتا

جان کھو رہی ہے۔۔۔ وہ اپنی

کیا میری قسمت میں یہ اندھیرے لکھ دئے گئے ہیں؟

؟ کیا میں ہمیشہ ادھر ہی بھٹکتی رہوں گی

کیا میں ہمیشہ دہشت کا شکار رہوں گی؟

کیا میں کبھی گھر نہیں جا پائوں گی؟

میں درخت کو پناہ گاہ بنائے سکڑ کر بیٹھ گئی وہ اک طرف کونے

۔۔۔۔۔آنسو سے چہرہ تر تھا

کیا چیزیں اتنی عجیب بھی ہو سکتی ہیں؟

؟ اتنی ہیبت ناک بھی ہو سکتی ہیں

کیا جنگل اتنا خوفناک بھی ہو سکتا ہے؟

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ششش۔۔۔۔۔اک دنیا جاگ رہی ہے

جیسے آسمان شعلوں کی طرح رنگ پھٹتے ہیں

جمکتی ندیوں کے جھرنے بہہ رہے تھے

رنگ جیسے ناچ رہے تھے

وہ ہر اک چیز کو حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا

دو پرندے ہوا میں اڑتے رقص پیش کر رہے تھے۔۔۔۔

وہ دنیا و مافیہ سے بے گانا ہر اک چیز کا حسن دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس قدرت کے کرشموں کے سامنے جیسے ہر اک چیز بے معنی ہو گئی تھی

ہر طرف پھیلے چمکتے رنگ اور ہر اک چیز کو پر نور کرتی دھمکتی روشنی آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی

اک پرفیکٹ ویو۔۔۔

یہ رنگ کیا کہانی بن رہے تھے وہ اس سے ناواقف تھا

اس کا دماغ تانے بانے باندھ رہا تھا۔۔۔ اسے احساس دلا رہا تھا

یہ اک سحر ہے۔۔۔ مگر کیا وہ سمجھ نہیں پایا تھا

افففف یار فون بھی نہیں ہے پتا نہیں کون سی جگہ آ گیا ہوں۔۔۔ نہ اتا نہ پتا۔۔۔ نہ فون۔۔۔ اور نہ کوئی انسان۔۔۔۔

خیر چلو برق صاحب چلو اک اور ایڈوینچر آپ کا منتظر ہے۔۔۔ اور اس بار سمندر کی گہرائیوں میں نہیں جنگل کے سینے میں۔۔۔

اور اک سمت کا رخ کر کے چل پڑا۔۔۔

مگر وہ لاعلم تھا۔۔۔۔۔ یہ جادو کی دنیا ہے۔۔۔۔

جہاں مخلوق آزاد پھرتی ہے۔۔

یہ جگہ خوبصورتی کا منہ بولتا ثبوت تھا۔۔۔

کیا ہر خوبصورت دکھنے والی چیز اپنے اندر بھی ویسا ہی حسن رکھتی ہے ؟

یہ دنیا اک جادو ہے۔۔۔

وہ ہر چیز سے لاعلم۔۔ اشتیاق سے سب دیکھ رہا تھا

لاعلمی اک نعمت ہے۔۔۔ مگر اکثر یہی لاعلمی زحمت بھی بن جایا کرتی ہے۔۔۔

مگر نا جانے یہ لاعلمی برق پاشا کو کیا دن دکھانے والی تھی۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

جنگل درختوں کی بستی ہے

جہاں وہ آرام سے رہتے ہیں

اپنے پڑوسیوں کے ساتھ

بلکل اسی طرح جیسے

ہم شہروں میں رہتے ہیں

____

اتنی تیز روشنی۔۔اس کی آنکھیں جندھیا گئیں

کے اور اک آواز کانوں کو خیرہ کر رہی تھی اس نے پلٹ

دیکھا دور سے آواز آرہی تھی مگر نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔

وہ ہر اک چیز کو آنکھوں میں جذب کرتی آگے بڑھی۔۔اس آواز کی سمت جو اسے ہیپناٹائیز کر رہی تھی

ایک شہد کی مکھی تھی جو اچانک اس کے قریب آ کے پھڑ پھڑائی تھی۔۔۔وہ گھبرائی مگر اس کے پھڑ پھڑانے سے اک دھن بن رہی

تھی۔۔۔۔اک ساز۔۔۔اک موسیقی۔۔۔۔وہ تال اتنی پرفیکٹ تھی کہ کوئی بھی ایسا گا نہیں سکتا۔۔۔

تھوڑا آگے چل کے اسے تتلیوں کا ایک جھنڈ نظر آیا۔۔۔جو پھولوں کے اوپر منڈلا رہی تھیں۔۔۔ایک مکمل ویو

وہ ڈھلانوں سے اترتی کچھ درختوں کے جھنڈ کو پار کرتی آگے آئی۔۔ہر اک دل موہ لینے والے نظارے کو کیمرے میں محفوظ کرتی

آگے آئی اور سامنے نظر پڑی۔۔۔مگر پھر پلٹنا بھول گئی۔۔۔

ایک آبشار۔۔۔۔۔۔۔وہ ایک عجوبہ تھا دیکھنے والے کے لئے

وہ خوبصورتی کا بہتا ہوا جھرنا تھا۔۔۔اتنا خالص اور جرات مند

بہتا ہوا پانی۔۔۔جرت اور طاقت سے گرتا ہوا

ایک حیرت انگیز نظارہ تھا

دن کی روشنی میں چمکتا دھمکتا ہوا پانی

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اس میں رنگوں کی قوس قزح۔۔۔ آنکھوں کو بھلی لگ رہی تھی

یہ ایک شاندار منظر تھا

یہ رقص کرتا۔۔۔ جھومتا۔۔۔۔۔۔ گھومتا۔۔۔۔ ہوا کے ساتھ رقص کر رہا تھا

اٹس بیوٹیفل۔۔۔۔۔ پرفیکٹ۔۔۔۔ اس کے لب ستائش میں ہلے تھے

وہ کچھ لمحے دیکھتی رہی اور کچھ فوٹو کلک کیں۔۔۔ آخر کو وہ اک جگہ ایکسپلورر کرنے جا رہی تھی۔۔۔ اس کا چہرہ خوشی سے دھمک رہا تھا

مگر کچھ لمحوں کا کھیل تھا"

منظر بدلتا گیا۔۔۔۔ وہاں رنگوں سے بھرپور جھرنا نہیں بہہ رہا

تھا۔۔۔۔ وہاں گاڑھا خون بہہ رہا تھا۔۔۔ اس کی آنکھیوں میں وحشت پھیل گئی۔۔۔۔ وہاں کوئی پھول نہیں تھے۔۔۔ وہاں کانٹے اور سوکھے درخت تھے۔۔۔۔ وہ لمحے کو کانپ کر رہ گئی۔۔۔

رہا تھا۔۔۔۔ نہیں یہ اس کا دماغ اس بدلاؤ کو ایکسیپٹ نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔ وہ خوف سے لرزنے لگی تھی۔۔۔ اس کا سر نفی میں ہل کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ ابھی ابھی تو سے کچھ اور تھا۔۔۔ اب ایسے کیسے۔۔۔۔ وہ چیخنا چاہتی تھی۔۔۔ بھاگنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر نہ اس کی ٹانگیں اس کا ساتھ دے رہی تھیں۔۔۔۔ اور نہ اس کی زبان۔۔۔۔ نہ دماغ۔۔۔۔۔ اس کے احساب شل ہو چکے تھے

اک دل دھڑک دھڑک کے باہر آ رہا تھا۔۔۔ خوف ایسا حاوی ہوا کہ وہ سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی کہ آخر کو اس وقت اسے کیا کرنا چاہئے۔۔۔

اور کچھ سیکنڈز بعد اسے احساس ہوا۔۔۔ کہ مجھے بھاگنا چاہئے۔۔۔

اور پھر نور ایسمیرے وہاں سے پلٹ کہ بھاگی تھی۔۔۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کہاں جا رہی ہے یا اسے کہاں جانا چاہئے۔۔۔ مگر اسے اتنا علم تھا کہ اسے بھاگنا ہے۔۔۔۔ کب تک وہ یہ بھی نہیں جانتی تھی۔۔۔

اکثر کچھ رازوں پر پردا پڑا رہنا ہی ہمارے خد کے حق میں بہتر ہوتا ہے

مگر ہمیں کسی کے کہنے سے کب کہاں فرق پڑا ہے۔۔۔ ہم اپنی خد کی غلطیوں سے سیکھنے والے ہیں۔۔۔

مگر ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ جب وقت ہمیں سکھاتا ہے تو وہ ہاتھ تھام کے پیار سے نہیں سیکھاتا بلکہ وقت اک تماچہ مارتا ہے۔۔۔۔۔ دیئے جاتے ہیں۔۔۔ اور اکثر ہم وقت کے قدموں تلے روند

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream, Read

لیکن خیر۔۔وقت کی ایک بات اچھی ہے کہ اس کا پڑھایا ہوا سبق انسان اپنی آخری سانس تک بھی نہیں بھولتا
اب دیکھنا یہ تھا کہ وقت نور ایسمیرے کو کیا سکھانے والا تھا

گرمی کا احساس حاوی ہوا۔۔اس نے کروٹ لی مگر کچھ چبن کا احساس ہوا تو وہ اٹھا۔۔مگر خود کو ایسے منظر کا حصہ بنے دیکھ پریشان ہوا تھا۔۔۔۔۔اور حیرت سے کھڑا ہوا اور ارد گرد نظر گھمائی۔۔۔مگر منظر ویسا ہی تھا جیسا کچھ پل پہلے آنکھ کھلنے پہ تھا۔۔۔۔کچھ بھی بدلا نہیں تھا۔۔یہ سب اس کی آنکھوں کا دھوکا نہیں تھا۔۔۔
کی بچی۔۔۔اس کی وہشت زدہ اک پل ٹھر کے اس نے اپنی کل کی رات کو یاد کیا۔۔اور وہ جیسے ٹھٹھک سا گیا تھا۔۔۔وہ عجیب قسم آنکھیں۔۔۔اس کا اکیلا ہونا۔۔۔۔اس کی معنی خیز باتیں۔۔۔۔۔وہ گھر۔۔۔جہاں اس نے پناہ لی تھی۔۔وہ تو کہیں غائب تھا۔۔۔۔وہ تو کاؤچ پہ سویا تھا۔۔۔مگر اٹھا بنجر زمین پہ تھا۔۔۔نہ وہ گھر تھا۔۔نہ وہ عجیب بچی تھی۔۔۔۔۔وہ تنہا تھا اور ایک ویران بنجر میدان تھا۔۔۔دور دور تک اسے کچھ بھی اور نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔اس نے ایک طرف پڑا اپنا بیگ اٹھایا۔۔شکر کہ وہ بھی گھر کے ساتھ غائب نہیں ہو گیا تھا۔۔۔اس نے کندھے پہ لٹکایا اور ایک طرف چلنے لگا۔۔۔کیا عجیب صبح ہوئی تھی۔۔۔اس کا دماغ ابھی تک کام نہیں کر رہا تھا۔۔۔مگر اس کو عجیب جگہ سرائیو کرنا سکھایا گیا تھا۔۔۔یہ اس کی ٹریننگ کا حصہ تھا۔۔۔۔اسے اس ایک رات کی کھوج لگانی تھی۔۔۔وہ ساحل حریب التان تھا۔۔۔اسے ایسے حالات میں خود کو زندہ رکھنا آتا تھا۔۔۔وہ قدم اٹھاتا دور جاتا نظر آرہا تھا۔۔۔۔
انسان حالات کا مقابلہ کر لیتا ہے۔۔۔۔ساحل حرحب کی زندگی کا حالات جیسے بھی ہوں انسان ان سب پہ قابو پالیتا ہے۔۔۔۔۔
زیادہ تر حصہ حالات سے مقابلہ کرتے گزرا تھا۔۔مگر کیا وہ اب بھی یہ میدان مار سکتا تھا؟
یا حالات کے آگے گھٹنے ٹیکنے والا تھا۔۔۔
مگر جو بھی تھا۔۔۔یہ تو آگے جا کے پتا چلنے والا تھا۔۔۔۔

میرے اندر کچھ دھڑک رہا ہے۔۔۔

کیا میرے پاس اب بھی ان حالات کے بارے میں محسوس کرنے کے لئے اتنا بڑا دل ہے جو غیر حقیقی ہیں۔۔۔۔

میں ایک خوفناک منظر دیکھ رہی ہوں۔۔۔

اک نیا انکشاف ہو رہا ہے۔۔۔

وہ کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

یہی کہ کوئی اور بھی وجود ہے۔۔۔۔ مگر کون۔۔۔؟۔۔ میں یہ جاننے سے قاصر ہوں

میں جاننا چاہتی ہوں۔۔۔ شاید کوئی میری مدد کر دے۔۔ مگر میں خوفزدہ ہوں۔۔۔

میں بس یہ جانتی ہوں میرے اندر کچھ دھڑک رہا ہے۔۔

میں وضاحت نہیں کر سکتی۔۔۔۔

میرے جزبات اس وقت پڑھے نہیں جاسکتے۔۔۔۔ میں کانپ رہی ہوں۔۔۔ میرے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔۔۔ میری ٹانگوں میں سکت نہیں کہ کھڑی ہو سکوں۔۔۔

میں اپنے اندر کی ہولناکیوں اور جنگل کی گہرائیوں سے خوف زدہ ہوں۔۔۔۔

میں نہیں جانتی یہ سب کیسے ختم ہو گا۔۔۔ یہ ایسے خیالات اور احساسات ہیں جنہیں میں سمجھ نہیں پا رہی۔۔۔۔

قدموں کی چاپ اسے قریب آتی سنائی دے رہی تھی۔۔۔۔ جیسے کوئی بہت تیزی سے بھاگ کہ اس طرف کو آ رہا ہے۔۔۔۔ ہلکی ہلکی بارش کی بوندوں کی ٹپ ٹپ احساب کو جھنجھوڑ رہی تھیں۔۔۔ اور اس بھاگنے والے کے قدموں کی چاپ ماحول میں ارتعاش سا پیدا کر رہی تھی۔۔۔ خوف ایک بار پھر حاوی ہو چکا تھا

مگر ہر گزرتے لمحے کے ساتھ آواز قریب آتی سنائی دے رہی تھی۔۔ وہ دم سادھے۔۔ سانس روکے اکڑ کے بیٹھی تھی

کوئی ہے۔۔۔۔ پلیز ہیلپ می۔۔۔ ایک نسوانی آواز ابھری تھی بے بسی سے بھرپور۔۔۔

وہ اس آواز سے ٹھٹکی تھی۔۔۔ کیا کوئی اور لڑکی بھی یہاں اس طرح پھنس چکی تھی۔؟ کیا وہ بھی اکیلی تھی۔۔۔؟ کیا وہ بھی خوفزدہ تھی؟

مگر وہ ویسے ہی بیٹھی رہی۔۔۔

کوئی ہے۔۔۔۔۔؟ ایک بار پھر اس کی آواز گونجی تھی۔۔ آواز میں نمی کا عنصر بھی تھا۔۔ شاید وہ رو رہی تھی

ہاریکا کا دل دھڑک رہا تھا مگر ایک امید بھی جاگی تھی کہ وہ اکیلی نہیں ہے۔۔ کوئی اور بھی ہے۔۔۔ اس احساس نے اس میں توانائیاں بھری تھی وہ اٹھ کہ کھڑی ہوئی۔۔۔

کون ہو۔۔۔؟اس نے بے ساختہ پکارا تھا۔اور اسے احساس ہوا اس کی اپنی آواز بھی کانپ رہی ہے۔۔۔

یک دم سامنے خاموشی چھا گئی۔۔۔

میں یہاں پھنس گئی ہوں۔۔پلیز میری ہیلپ کرو۔۔۔کچھ لمحوں بعد خوفزدہ سی آواز ابھری تھی

ہاریکا نے موبائل کی ٹارچ آن کی۔۔۔اور دھیرے سے آگے بڑھی۔۔وہ اندازہ کر پا رہی تھی کہ سامنے والا وجود اس سے کچھ ہی فاصلے پر ہے

اس نے ٹارچ سامنے لگائی۔۔۔سامنے ہی ایک لڑکی اجھرے سے ہلیے میں بھیگی سی کھڑی تھی۔۔۔ہاریکا بس اسے دیکھے گئی جیسے یقین ہی نہ آیا کہ وہ اکیلی نہیں ہے

اور سامنے والا وجود بھی بے حس و حرکت تھا

عجیب سا لمحہ تھا۔۔۔

یہ احساس جب چھڈ جائے کہ آپ اکیلے نہیں ہیں تو سامنے والا کوئی بھی ہو وہ عزیز ہو جاتا ہے۔۔۔

جنگل میں کافی کم روشنی تھی۔درخت کافی اونچے تھے اور اوپر جا کر ان کے پتے آپس میں گلے مل رہے تھے، گویا سبز چھت بنا رکھی ہے۔۔۔سبز چھت کے درمیان بڑے بڑے سوراخوں سے روشنی چھاؤں کی صورت اندر آتی لیکن گرمی اور حبس بلا کی تھی

یہ جنگل نہیں تھا۔۔۔۔رین فاریسٹ تھا۔۔۔۔۔وہ دونوں چوکنے ہوئے انداز میں چل رہے تھے۔۔۔۔۔۔وہ ایڑیوں پہ گھوما پیچھے وہ کسی خواب کی سی کیفیت میں کھڑی تھی۔۔۔۔

چلو بی۔۔۔اس نے اسے بازو سے ہلایا۔۔۔

یہ کون سا جنگل ہے؟۔۔۔وہ ابھی بھی حوش میں نہیں لگ رہی تھی۔۔۔مگر وہ سنبھل چکا تھا

جنگل نہیں رین فاریسٹ ہے۔۔۔وہ اپنی زندگی کا کچھ حصہ یہاں گزار چکا تھا

ہاں تو جنگل ہی ہوا نہ۔۔۔وہ چڑ کر بولی تھی۔۔۔۔۔

جنگل اور رین فاریسٹ میں فرق یہ ہوتا ہے کہ جنگل میں درخت بھی ہوتے ہیں، آسمان بھی دکھائی دیتا ہے اور زمین پہ پودے، جھاڑیاں اور گھاس بھی اگی ہوئی ہوتی ہے۔۔۔رین فاریسٹ کے درخت اتنی گنجلک ہوتے ہیں، اور اوپر جا کر اور بھی زیادہ گھنے ہو

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

جاتے ہیں۔۔ اتنے زیادہ گھنے کے سورج کی روشنی زمین تک بہت ہی کم پہنچتی ہے۔۔۔ اس لئے زمین پہ پودے اور جھاڑیاں بہت کم کم ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ اور درخت بارش کے پانی کے باعث بھڑتے ہیں۔۔۔

اس نے حیرت سے سر اٹھا کے ارد گرد دیکھا۔۔ اور منظر لمحوں میں بدلا تھا۔۔۔ وہ جو تھوڑی دیر پہلے تک ایک جنگل لگ رہا تھا اب یک دم کچھ اور دکھائی دینے لگا تھا۔۔۔ الگ قسم کے پتے۔۔۔ الگ طرح کی لکڑیاں۔۔۔۔۔ کہیں کہیں اگے جنگلی پھول۔۔۔۔ ہر شے کی چمک بدل چکی تھی۔۔۔ صبح کی سفیدی کی طرح اس کا ذہن کسی اور طرح سے بیدار ہوا تھا

طٰہ اب کیا کریں گے۔۔۔۔ اس کی آواز میں ایک خوف تھا۔۔۔

اب چلیں گے اور رستہ تلاش کریں گے۔۔۔ اس نے عبیرہ کا ہاتھ تھاما اور چلنے لگا

مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔ یہ سب ہو کیا رہا ہے۔۔۔؟

شششش خاموش۔۔ ڈر کیا ہوتا ہے۔۔۔ تم آنکھیں بند کرو اور صرف یہ محسوس کرو کہ ہم ساتھ ہیں۔۔۔۔ اور یہ محبت کا سفر ہے ۔۔۔ اور سفر بھی محبت کی طرح ہوتا ہے اور یہ سوچو یہ ایک چیلنج ہے۔۔۔ آخر میں ہمیں انعام ملے گا۔۔۔ اور اس رین فاریسٹ میں اک کہانی درج کریں گے۔۔۔ اس کی وجہ سے ہم بیداری کی ایک بلند کیفیت کو جانے گے۔۔۔۔ جس میں ہم ذہن ساز، ہر حالات کو اور ہر حالت میں ایک دوسرے کو قبول کرنے والے، مدھم واقفیت میں اور ہم تبدیل ہونے کے لئے تیار ہیں۔۔۔ اسی وجہ سے یہ سفر بہترین سفر ہو گا۔۔۔ جیسے ہماری محبت بہترین ہے۔۔۔۔ وہ اسے محبت سے آنے والے حالات سے ایک ساتھ مقابلا کرنے کے لئے تیار کر رہا تھا

AESTHETICNOVELS.ONLINE

اور انعام؟ اس کے لب ہلکے سی مسکراہٹ میں ڈھلے تھے

ہم گھومیں گے۔۔۔۔ اور اپنی محبت کی ایک داستان کو تلاشیں گے۔۔۔ مہاکاوی مہم جوئی اور ایک دوسرے کی روح کو گفتگو سے سجائیں گے۔۔۔

ایک کہانی جمع کریں گے۔۔۔ جس میں تم میری مدد کرو گی۔۔۔ اور وہ یادیں اکٹھی کریں گے جو ہمیں بڑھاپے میں بھی بوڑھا نہیں ہونے دیں گی۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے ہاتھ بڑھایا تھا

وہ بھی ہاتھ تھامے چلنے لگی تھی

وہ عجیب انسان تھا جو جنگل میں بھی اپنی یادوں کو ذخیرہ کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔ اور عبیرہ اس کا ساتھ ہر جگہ دینے کو تیار تھی۔۔۔

کہانی بنانے اور اک نئی دریافت کرنے کو تیار تھے اس سفر کی ایک وہ ہمسفر تھے اور ہاتھ ملا کے

تم میری بہترین مہم جوئی ہو۔۔۔ وہ مسکرا رہا تھا

تم میرا بہترین سفر ہو۔۔۔۔ وہ اب کی بار دل سے مسکرائی تھی

دیوانوں سے دنیا بھری پڑی ہے۔۔۔

اور ان میں ایک نام طہٰ اور عبیرہ کا بھی تھا

جب تمہیں معلوم نہ ہو کہ

تمہیں کہاں جانا ہے

تو سارے راستے تمہیں وہاں

لے جاتے ہیں جہاں تمہیں

جانا ہوتا ہے۔۔۔

بتاؤ کہاں جانا ہے۔۔۔ وہ گھبرائی ہوئی تھی خوف اس کے انگ انگ سے جھلک رہا تھا

تمہیں کیا لگ رہا ہے میں یہاں سب کچھ جانتی ہوں۔۔۔ ہاریکا تپ گئی تھی

تو میں کیا کروں اب۔۔۔ اب کی بار نور کا لہجہ بھی دھیما ہوا تھا

میں کچھ بھی نہیں جانتی۔۔۔ وہ بے زار سی کہہ رہی تھی

وہ دونوں اس وقت وہیں ایک کونے میں سکڑ کے بیٹھی تھیں جہاں کچھ دیر پہلے ہاریکا اکیلی بیٹھی تھی

وہ دونوں اب بھی پریشان تھیں لیکن ایک بات کا اطمینان تھا کہ وہ ادھر اندھیر جنگل میں اکیلی نہیں ہیں

اب تک وہ دونوں بے یقینی میں تھیں۔۔ مگر اب نور کا دماغ کام کرنا شروع ہوا تھا مگر اس وقت بھوک کا احساس سب سے زیادہ غالب تھا۔۔۔ اس نے پاس پڑے بیگ سے ایک سنیک نکالا اور کھولنے لگی۔۔ ہاریکا نے اسے دیکھ کے سر جھٹکا۔۔۔ اس کا ذرا بھی موڈ نہیں تھا اس سے کسی قسم کی کوئی بھی بات کرنے کا

کھاؤ گی؟ اس نے آگے کیا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

نہیں۔۔۔یک لفظی جواب آیا

جیسے تمہاری مرضی۔۔نور کا اخلاقیات دکھلانے کا کوئی موڈ نہیں تھا۔۔۔ویسے بھی وہ یہاں اپنی مرضی سے آئی تھی۔۔۔خود کو ہر حالات کے ل ئے تیار کر کے آئی تھی مگر حالات اس نہج پہ آجائیں گے اسے اندازہ نہیں تھا۔۔مگر اب وہ ذرا سنبھلی تھی۔۔اس کے برعکس ہاریکا وہ یہ سب ایکسیپٹ نہیں کر پا رہی تھی ابھی تک۔۔۔ہاں اب کہ خوف تھوڑا کم ہوا تھا۔۔۔اسے بھوک بھی لگ رہی تھی مگر نور ایسمیرے اسے کچھ پسند نہیں آئی تھی۔۔۔

تھی بھی تو انتہا کی بد اخلاق

اب صبح تک یہیں انتظار کرنا پڑے گا۔۔پھر صبح کچھ کریں

گے۔۔۔بھرے ہوئے منہ سے بمشکل اس نے بات کی

ہوں ں ں۔۔۔پانی کی ٹپ ٹپ اس کے احساب کو جھنجھوڑ رہی تھی

ویسے تمہارا نام کیا ہے۔۔۔خالی پیکٹ کو بیگ میں ڈال کے وہ سنجیدگی سے اس کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔دونوں کا ہلیا اس وقت بگڑا نہیں جا رہی تھیں۔۔۔ ہوا تھا وہ پہچانی ہی

ہاریکا آیان۔۔۔وہی لیا دیا انداز

کیسے آئی یہاں۔۔۔۔

کم از کم ایسی جگہ اپنی مرضی سے تو آنے سے رہی۔۔۔

میں اپنی مرضی سے آئی ہوں۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ نہیں رہی تھیں

ہو گیا۔۔اب کی بار ہاریکا اس کی طرف متوجہ ہوئی تم پاگل

ہمم میں جرنلسٹ ہوں۔۔اور مجھے ایک نئی کہانی چاہئے تھی اور یہاں کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا تھا تو میں جاننا چاہتی تھی کہ کیا ہے اس غار میں۔۔۔لیکن اب لگ رہا ہے غلطی کر دی ہے۔۔

رات گزر ہی نہیں رہی۔۔۔۔اس نے بات کا رخ بدلا

میری زندگی کی بدترین رات ہے۔۔۔ہاریکا کے لب ہلے تھے۔۔۔

سیم۔۔۔نور نے دھیرے سے اس کی بات کی تائید کی

تمہارا نام کیا ہے؟

۔۔ نور ایسمیرے۔۔۔۔۔ ہم صبح تک یہاں نہیں ٹھہر سکتے کوئی اور جگہ تلاشنی پڑے گی

چلو دیکھتے ہیں۔۔۔ وہ دونوں ایک ساتھ اٹھی تھیں

رات دھیرے دھیرے سرک رہی تھی

اب صبح کا انتظار تھا۔۔

وہ دونوں کافی دیر سے چل رہے تھے۔۔ جنگل کی روشنی آدھے گھنٹے میں گھپ اندھیرے میں بدل گئی تھی۔۔۔ ہر طرف اندھیرہ چھا چکا تھا۔۔ کہیں دور سے جھرنا بہنے کی آواز برابر سنائی دے رہی تھی اور اب تو اور زیادہ ہو گئی تھی۔۔۔

طہٰ مجھے بہت خوف آ رہا ہے۔۔ ہمارے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔۔

یہ تو میں بھی نہیں جانتا۔۔ کیا تم تھک گئی ہو۔۔۔ اب کہ وہ فکرمند ہوا

ہم۔۔ اس نے اسبات میں سر ہلایا۔۔

چلو کہیں بیٹھتے ہیں اب تو اندھیرا بھی بہت ہے رستہ بھی نہیں تلاش کر سکتے۔۔۔ وہ آگے پیچھے دیکھتے ایک طرف آئے۔۔ وہاں ایک غار سا بنا تھا۔۔۔

چلو اب رات یہیں گزارنی پڑے گی۔۔۔ وہ دونوں چلتے وہاں بیٹھ گئے

اب وہاں صرف خاموشی کا راج تھا۔۔۔ خوف پر پھیلائے ہوئے تھا۔۔۔ وہ بھوک سے نڈھال ہو چکی تھی مگر طہٰ سے نہیں کہا وہ جانتی تھی وہ اور پریشان ہونے کے سوا اس وقت اور کچھ نہیں کر سکتا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

جنگل میں اندھیرا تھا وہ گردن اٹھا کہ اوپر دیکھ رہا تھا۔۔۔ آسمان سے آوازیں آنے لگیں۔۔۔ گڑگڑاہٹ۔۔۔ ذرا سی بجلی چمکی اور پھر ۔۔۔۔۔ تڑاتڑ بارش برسنے لگی۔۔۔

افففف بارش کو بھی ابھی ہی برسنا تھا۔۔۔ وہ اور تیز قدم اٹھانے لگا تھا وہ کہاں سے کہاں آ پہنچا تھا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔۔ اور نہ ہی اسے کوئی انسان کا بچہ ملا تھا جس سے اسے یہ تو اندازہ ہوتا کہ وہ اس وقت ہے کہاں۔۔۔ خیر اس کے قدموں کی رفتار میں تیزی آئی

تھی۔۔۔ مگر بوچھاڑ اتنی تیز ضرور تھی کہ وہ مکمل بھیگ چکا تھا۔۔۔ مگر یہ اس کے لئے کوئی نئی بات نہ تھی۔۔ لیکن اس کا بدن ٹوٹ رہا تھا۔۔ مگر اسے رات گزارنے کے لئے کوئی ٹھکانا تو ڈھونڈنا ہی تھا۔۔۔

درختوں کے درمیان پتھروں، کیچڑ، پتوں اور ہلکی سی بھیگی ٹہنیوں کا خاردار رستہ وہ عبور کرتا آگے بڑھا

سامنے ایک طرف ایک چٹان میں کھوسی بنی تھی۔۔۔ وہ مڑے بغیر تیز تیز چلتا گیا۔۔ تھوڑا قریب ہونے پہ اسے وہاں تھوڑی سی ۔۔۔اس کو امید کی اک کرن ملی تھی جیسے وہ درختوں کے بیچ رستہ بناتے گزر رہا تھا روشنی کی جھلک دکھائی دی

اس نے پانی کی لہروں کو چیرتے رستہ بنانا تو سیکھا تھا۔۔ مگر کبھی بھی درختوں کی خاردار جھاڑیوں میں رستہ بنانا نہیں سیکھا تھا۔۔۔ اب وہ اس غار کے تھوڑا قریب آیا۔۔ روشنی واضح تھی۔۔۔ وہ چوکنا سا ہوا اور غور سے دیکھنے لگا کہ وہاں حالات کیسے ہیں۔۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ کون سا جنگل ہے اور کس طرح کے انسان یہاں بس رہے ہیں۔۔۔ اور نہ ہی کبھی اس کا اس سب سے پالا بڑا تھا وہ اس غار کے قریب ہوا مگر سامنے نہ آیا۔۔۔ اور دھیان سے اندر سے آتی آوازوں کو سننے لگا۔۔۔

لیکن آوازیں مدہم تھیں۔۔۔ وہ سمجھ نا پایا کچھ بھی۔۔۔

وہ اور جھکا اندر دیکھنے کے لئے۔۔۔ پتوں اور خاردار ٹہنیوں سے اٹی زمین کی مٹی گیلی اور پھسلن زدہ تھی۔۔۔ اس نے قدم بے دھیانی سے رکھا۔۔ اور ایک دم سے پھسل کے گر پڑا۔۔۔

آہہہ۔۔ بے ساختہ اس کی درد بھری آواز ابھری تھی۔۔۔ مگر اس نے اپنا ہاتھ منہ پہ رکھا تھا۔۔۔ اس نے سر اٹھا کہ دیکھا غار میں سناٹا چھا چکا تھا اور روشنی بھی غائب ہو چکی تھی۔۔۔ جیسے وہاں کوئی تھا ہی نہیں۔۔ وہ بمشکل خود کو سنبھالتا ہوا اٹھا تھا۔۔۔ اور آہستہ سے غار کے اندر قدم رکھا تھا۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا اس کے سر کے پچھلے حصے پہ کوئی بھاری چیز سے وار ہوا تھا۔۔۔ گھٹنوں کے بل نیچے آن گرا تھا ابھی وہ اس حملے سے نہیں سنبھلا تھا کہ ایک بار پھر پہلے سے بھی شدت سے وار ہوا تھا۔۔ اور وہ ----

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اب اس کا کیا کریں گے۔۔۔ وہ پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہی تھیں

مجھے کیا پتا۔۔۔ تم نے مارا ہے اب بھگتو بھی خود۔۔۔ ہاریکا نے کندھے اچکائے

واہ بی بی واہ۔۔۔ میں تو جیسے صرف خود کو بچا رہی تھی نہ۔۔۔ اس نے بھی تڑاخ کر کے جواب دیا

اٹھاؤ اور باہر کرو نہ جانے کون ہے۔۔۔ہاریکا نے اوندھے منہ آدھے غار کے اندر اور آدھے باہر پڑے شخص کی طرف اشارہ اس کو کیا

ہاں بلکل ایسا ہی کرتی ہوں۔۔۔اس نے بھی جل کہ کہا مگر اب کہ وہ دونوں اس کا جائزہ لے رہی تھیں۔۔۔ہاریکا نے ٹارچ اس پہ لگائی مگر اس کے چہرے کا ایک رخ نظر آ رہا تھا۔۔جہاں کیچڑ لگا ہوا تھا

بال بھی گیلے اور مٹی سے اٹے تھے۔۔۔وہ پورا بارش سے بھیگا اور مٹی سے اٹا ہوا تھا

اب کہ اس کا جائزہ لینے کے بعد وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہی تھیں کہ اب کیا کرنا چاہئے مگر وہ کوئی رسک نہیں لے سکتی تھیں۔۔

ہو سکتا ہے یہ ہماری ہیلپ کر دے۔۔؟اب کہ ہاریکا نے اپنے تئیں سمجھداری کی بات کی تھی

اور ہو سکتا ہے یہ ہمیں کسی بڑی مصیبت میں پھنسا دے۔۔۔نور نے اس کی بات کی نفی کی تھی

یہ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔ہاریکا بھی سوچ میں تھی

دیکھو اس کا ڈریس کتنا عجیب سا ہے۔۔۔نور نے اکسر اکرتی نظروں سے اسے گھورا

گندا بہت ہے۔۔۔اور خود کا حلیا دیکھو ہم زیادہ برے حال میں ہیں۔۔۔

ہاں یہ تو ہے۔۔۔ہاریکا کی بات میں دم تو تھا

ابھی وہ اس کا معائنہ ہی کر رہی تھیں کہ اس میں حرکت ہوئی۔۔۔ہاریکا اس نے بازو ہلایا ہے۔۔۔نور نے گھبرا کہ اسے کہا

اتنی دیر میں اس نے سر اٹھایا مگر۔۔ہاریکا نے ہاتھ میں پکڑا ابھاری پتھر اس کے سر میں دے مارا۔۔۔وہ دوبارہ سے بے دم ہو گیا

نور بس دیکھ کے رہ گئی۔۔ایک بار وہ بھی یہ کر چکی تھی۔۔خوف بھی حاوی تھا۔۔۔وہ نہیں جانتی تھیں کہ انہیں کیا کرنا چاہئے۔۔

بارش اور تیز ہو چکی تھی بجلی کی چمک میں بھی اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔وہ دونوں دوبارہ اپنی جگہ سنبھال چکی تھیں۔۔مگر وہاں اب کی بار وہ دونوں اکیلی نہیں تھیں۔۔ان کے سامنے ان کے ہی ہاتھوں ہوش و حواس سے بے گانا ہوا ایک اور وجود بھی تھا۔۔۔وہ اور بھیگ رہا تھا بارش میں کچھ پل ایسے ہی گزر گ ئے

رہا ہے۔۔۔ہو سکتا وہ بھی ہماری طرح یہاں آیا ہو؟انہیں اب طرح طرح کے خیالات آ رہے تھے نور وہ زیادہ بھیگ

اور کچھ دیر بعد وہ دونوں ایک فیصلے پہ پہنچیں۔۔۔اور پھر اٹھیں۔۔۔اور اسے کھینچا اور غار کے اندر کیا۔۔۔اب اس پہ بارش نہیں پڑ رہی تھی۔۔۔۔اتنا سا کھینچنے سے وہ دونوں ہانپ کر رہ گئیں تھیں۔۔

وہ دونوں ایک طرف سکڑ کے بیٹھی تھیں۔۔اب ٹارچ بھی بند کر چکیں تھیں۔۔۔

اب صبح کا انتظار تھا۔۔۔کہ صبح کا سورج ان کے ل ئے کیا رنگ لانے والا تھا

وہ کچھ پتوں اور لکڑیوں کو اکھٹا کر کے آگ جلانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔اب بیگ سے چاکلیٹ نکال کے کھاتے وہ اگلے عمل کا سوچ رہا تھا۔۔ کہ اسے کرنا کیا ہے۔۔باہر بارش ایسے برس رہی تھی جیسے سارہ آج ہی برسنا ہے۔۔۔

وہ بار بار فون کو دیکھ رہا تھا مگر ہمیشہ کی طرح وہ اسے نو سگنلز کا منہ چڑا رہے تھے

وہ بظاہر تو پر سکون تھا مگر اندر سے وہ پریشان تھا۔۔اس لیے نہیں کہ اب کیا ہو رہا تھا یا کیا ہونے والا تھا۔۔۔بلکے اس بات کو لے کہ پریشان تھا کہ کل اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔۔۔؟

لیکن ہر راز کو اپنے وقت پہ ہی کھلنا تھا۔۔۔اور اسے اس وقت کا انتظار تھا۔۔۔

اور وہ کر بھی کیا سکتا تھا وہ خاموشی سے صبح کا انتظار کر رہا تھا

'میں صحیح وقت کا انتظار کر رہا ہوں

وہ آگ کو دیکھتا بسکٹ کھول کے کھا رہا تھا بظاہر پر سکون مگر اندر سے بے حد پریشان

چاہے وہ جب بھی ہو، صبح ہو، دوپہر ہو یا رات مجھے صحیح وقت کا انتظار ہے

وہ دونوں آنکھیں موندے مگر کان کھولے ہوئے تھیں۔۔ذرا سا کھٹکا ہوتا تو یک دم اٹھ جاتیں

آپ کچھ چیزوں میں جلدی نہیں کر سکتے، آپ کو انتظار کرنا ہوتا ہے

طہٰ نے ایک نظر کندھے سے لگی سوئی اپنی بیوی کو دیکھا تھا۔۔وہ کہاں پھنس گئے تھے

کبھی کبھی چیزیں جلدی آتی ہیں اور سوچنے کا موقع ہی نہیں دیتی۔۔۔

وہ ٹھنڈی زمین پہ بھیگا ہوا بے سدھ پڑا تھا۔۔۔

مگر اکثر آپ کو بہت سا انتظار کرنا پڑتا ہے اور وقت کٹتا ہی نہیں۔

۔۔اک امید سی تھی اس نے آنکھیں کھولیں۔طہٰ کیا صبح نہیں ہوئی

ہونے والی ہے تم سو جاؤ

آپ کبھی بھی مشکل طریقے سے سیکھنا نہیں چاہتے۔۔

اس نے باہر جھانکا بارش رک چکی تھی اور آسمان پہ ہلکی ہلکی سی روشنی پھیل رہی تھی

تو سنیں اور جانے کہ کیسے صحیح وقت کا انتظار کرنا بہتر ہے

نور باہر آؤ روشنی پھیل چکی ہے۔۔۔اس کی آواز پہ وہ بھی باہر آئی

ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ پہلی بار زندگی میں صبح کو روشن ہوتا دیکھ رہی ہیں

شکر کہ صبح ہو گئی۔۔۔نور نے ایک لمبی سانس لی

ہاں واقعی اتنی خوفناک رات نہیں دیکھی کبھی بھی اس سے پہلے۔۔۔۔۔ہاریکا نے بھی سر جھٹکا رات کو سوچ کہ

تو چلو اب پلان کیا ہے۔۔۔نور نے بالوں کو ایک ہاتھ سے جھٹکا جو کہ گرد آلود ہو چکے تھے

فلحال تو کوئی پلان نہیں پہلے اپنی حالت درست کرنی ہے مجھے تو گھن آرہی ہے خود سے اس کے بعد کچھ سوچتے ہیں۔۔۔وہ سوگواریت سے سامنے بھیگے جنگل کو دیکھ کے کہہ رہی تھی

ہاں چلو پانی ڈھونڈنا پڑے گا پہلے۔۔۔نور نے تائید کی اور بیگ لینے کے لئے پلٹی ساتھ میں ہاریکا بھی پلٹی۔۔۔مگر دونوں کچھ لمحوں کے لئے منجمد ہو گئیں

زندگی عجیب سے دوراہے پہ لا چھوڑتی ہے

وہ بیگ کندھوں پہ پہنے ایک ایک چیز کا جائزہ لیتا آگے بڑھ رہا تھا

وہ درختوں کے بیچ رستہ بناتا چل رہا تھا۔۔۔۔وہ اس جادوئی جنگلی محاذ کو پار کرنے کے لئے تیار تھا

میں کوئی عام انسان نہیں، نہ ہی میں نے عام سی زندگی گزاری ہے۔۔۔میں ساحل حریب ہوں۔۔۔اک رہنما جنگجو میں ناقابل تسخیر حوصلے کے ساتھ لڑنے کا حوصلہ رکھتا ہوں۔۔۔۔

اس نے سر اٹھا کہ بادلوں سے جھلکتے سورج کو دیکھا۔۔۔

بارش کے بعد رنگوں کی رونق، محبت اور نرمی کی جنسیت کو پھیلاتا چمکتا ہوا سورج ایک نرم زفیر میں چمک رہا تھا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream, and Read

قدرت کا یہ نظارہ کراہتے دل میں بھی نئی امیدیں جگا رہا تھا

انسان کو تب تک کوئی نہیں ہرا سکتا جب تک کہ وہ خود نہ ہار مان لے۔۔۔اور ساحل حریب کی زندگی میں ناکامی کی کوئی جگہ نہیں تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ساری دنیا ایک سٹیج ہے

وہ دونوں چل رہے تھے۔۔۔نامعلوم رستوں پہ مگر پر سکون تھے کہ ساتھ ہیں

اور تمام مرد اور عورتیں محض کھلاڑی ہیں۔۔۔

نا کھانے کو کچھ اور نا پینے کو۔۔۔اور جانتے تھے یہاں سے فلحال ایسا کچھ ملنے کی توقع بھی نہیں کر سکتے۔۔۔مگر وہ کوشش نہیں چھوڑ سکتے تھے

اور ہر ایک انسان اپنے وقت میں بہت سے کردار ادا کر رہا ہوتا ہے۔۔۔۔

انہیں خود کو زندہ رکھنا تھا۔۔۔چاہے حالات جیسے بھی کیوں نہ ہوں

دنیا بہت وسیع ہے۔۔۔۔نہایت وسیع ہے
اور اس میں عجیب و غریب داستانیں رقم ہیں
حیرت انگیز چیزیں ہیں
لیکن

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

انسان اس سب پہ قابو پالیتا ہے۔۔

سوائے ایک چیز کے

اور وہ ہے

۔۔۔۔۔موت۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے سر اٹھایا۔۔۔ سامنے ہی دو چہرے اس کے سامنے تھے
وہ آنکھیں سکیڑ کہ انہیں دیکھتا پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ مگر اس کی آنکھیں دھندلائی ہوئیں تھیں۔۔ اس نے آنکھوں کو ہتھیلی سے رگڑا۔۔ اب منظر پہلے سے کچھ واضح ہوا تھا۔۔۔ سب سے پہلے یہ خیال ذہن میں آیا کہ یہ لڑکیاں ہیں۔۔۔ اور۔۔۔ اور یہ کہ ۔۔۔ جب بات واضح ہوئی تو وہ یک دم اٹھا اور پیچھے کو ہوا۔۔ کیونکہ ان کے ہاتھ میں پتھر تھے۔۔۔ جو کہ اس کے سر کی زینت بننے ہی والے تھے مگر خیر اس نے بروقت خود کو بچایا تھا۔۔ اس کے بوکھلا کے اٹھنے پہ وہ دونوں گھبرائی تھیں۔۔۔

کون ہو تم دونوں اور یہاں کیا کر رہی ہو ہاں؟ اب کے اس کے سامنے رات کا ایک ایک منظر واضح ہوا تو احساس ہوا کہ ان ہی دونوں نے اسے مارا ہے
تم کون ہو؟ نور نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا تھا مٹی سے اٹا ہوا چہرے پہ بھی جگہ جگہ مٹی لگی تھی ایسے لگ رہا تھا کہ مٹی میں جگہ جگہ چہرہ ہے
دیکھو تم دونوں نے مجھے مارہ تھا اور وہ کیوں؟ اس نے ایک ایک نظر دونوں کو دیکھا وہ بھی تقریباً اسی کی حالت میں تھیں
ہم۔۔۔ انہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا کہ کیا اس پہ بھروسہ کیا جا سکتا ہے یا نہیں
ہاں ہم کیا۔۔۔ اس نے ابرو اچکائے
ہم کیوں بتائیں۔۔۔ تم بتاؤ یہاں کیا کر رہے ہو اور کیسے آئے؟ اب کے ہاریکا نے تیز لہجے میں کہا

میں تو رستہ بھول گیا تھا۔۔ بلکہ رستہ ڈھونڈ رہا تھا۔۔ یہاں لگا کہ کوئی ہے۔۔ پوچھنے آیا تھا مگر۔۔۔ خیر اب یہ بتاؤ کہ کون سی جگہ ہے اور یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟ جنگلی لگتی تو نہیں۔۔ باتوں سے۔۔ اچھی خاصی انسانوں والی زبان بول رہی ہو۔۔۔ اس کے لہجے میں طنز کے ساتھ ساتھ تعجب بھی تھا

ہم نہیں جانتے کہ کون سی جگہ ہے۔۔ اور لگ تو تم بھی انسان ہی رہے ہو۔۔۔ نور نے بھی دو بدو جواب دیا

ہمم تو تمہارا کہنے کا مطلب ہے تم بھی غلطی سے یہاں آئی ہو؟

نہیں خیر میں تو غلطی سے نہیں آئی۔۔۔ مگر غلطی کر دی آ کے۔۔۔ نور کا لہجا عجیب تھا

تو پھر بتاؤ کیسے آئی۔۔ اور اگر غلطی کر دی ہے آ کے تو واپس کیوں نہیں گئی؟ اسے حیرت ہوئی

کیونکہ نہیں معلوم جانا کیسے ہے اور کدھر ہے۔۔۔ نور نے اپنا کیمرہ اٹھایا۔۔ ہاریکا غار سے باہر ایک پتھر پہ بیٹھی ان کو باتیں کرتا دیکھ رہی تھی

جیسے آئی ہو ویسے ہی جانا بھی پڑے گانا۔۔۔ وہ اس کی باتوں پہ حیران ہوا حیرت ہے آنے کا رستہ معلوم تھا مگر جانے کا نہیں معلوم؟

کیونکہ یہاں آنے والا نا اپنی مرضی سے آتا ہے اور شاید نہ واپس جاتا ہے۔۔ اب کی بار ہاریکا نے جواب دیا

ایسکیوزمی اس بات کا کیا مطلب سمجھوں میں۔۔۔

کیونکہ یہ کوئی جادوئی جگہ ہے۔۔۔ نور نے کہتے بیگ اٹھایا اور ساتھ ہی ہاریکا کو اٹھنے کا اشارہ کیا۔۔ اندر سے ایک ڈھارس تھی کہ وہ دونوں اکیلی نہیں ہیں۔۔ یہ پاگل بھی تھا یعنی اور لوگ بھی تھے۔۔۔ مطلب یہاں سے نکلا جا سکتا تھا۔۔ یہ اتنا مشکل بھی نہیں تھا جتنا یہ دونوں رات کو سمجھی تھیں

وہ اس بات پہ انہیں بے یقینی سے آنکھیں پھاڑے دیکھنے لگا۔۔۔

کیا ہوا سچ کہہ رہی ہے وہ۔۔۔۔ ہاریکا نے اسے صدمے میں دیکھ کے نور کی بات کی تائید کی

ہاہاہا۔۔۔ وہ پہلے تو کچھ لمحے دیکھتا رہا اور پھر قہقہہ لگا کے ہنسنے لگا

کیا ہے؟ وہ دونوں بولیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

AESTHETICNOVELS.ONLINE

بابِ سوم

بے شمار تتلیاں قید ہیں مجھ میں
خوابوں کی
خواہشات کی
چاہت کی
شرارتوں کی
محبتوں کی
جو کھول دوں میں خود کو
سب آزاد ہو جائیں
اڑنے لگیں
چہکنے لگیں
گنگنانے لگیں
سانس لینے لگیں
لیکن
وہ تو سب قید ہیں مجھ میں

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

امید ہے آپ کو گزشتہ قسط پسند آئی ہو گی

"کیا ہے؟اس میں ایسا فنی کیا تھا؟" وہ دونوں چڑ گئی تھیں

"فنی.. نہایت ہی کوئی فضول جوک تھا" ---وہ ان دونوں کے پیچھے چلنے لگا تھا--- مگر پھر ان کا جواب نہیں آیا تھا

"اوکے چلو میں سیریس ہوں-- آرام سے بات کرو یہ کیا بھاگتی جا رہی ہو" ---اس کے کہنے پہ وہ رکی تھیں

"جو کہا ہے وہی سچ ہے--- عجیب سی جگہ ہے" ہاریکا نے تحمل سے بات دھرائی

"وہ تو تم بھی بہت عجیب لگ رہی ہو" وہ پھر مسکرایا تھا

"آئی مین ایسی ڈریسنگ جنگل میں کون کرتا ہے" ہاریکا کی غصے سے بھری آنکھیں دیکھ کہ اس نے بات اس پہ ڈالی

"بلکل ایسی ڈریسنگ کر کے کوئی آخر جنگل میں کیوں آئے گا؟ یہی بتا رہی ہوں میں بھی، میں یہاں خود نہیں آئی میں کوہ پیما ہوں اور پہاڑ سر کرتے ایک درز میں گر گئی تھی اور جب آنکھ کھلی تو یہاں تھی اتنا کافی ہے یا اور بھی کچھ" بات کرتے کرتے آخر میں لہجہ کافی کڑوا ہو گیا

"اب کی بار وہ بھی سنجیدہ ہوا" وہ پلٹی اور چلنے لگی وہ تینوں اب آگے پیچھے چل رہے تھے کافی خاموشی چھائی ہوئی تھی

"اوکے مان لیا کہ یہ سچ ہے اور یہ جگہ عجیب ہے تو اب جا کہاں رہے ہیں ہم" کچھ وقت کی خاموشی کے بعد اس نے سلسلہ کلام وہی سے شروع کیا

"مورننگ واک کر رہے ہیں دیکھ نہیں رہے" نور نے اب کی بار پھاڑ کھانے کے انداز میں کہا

"ابھی وہ کوئی جواب دینے ہی والا تھا کہ انہیں کچھ آواز سنائی دی" ایک دم سے ہاریکا رکی جو کہ سب سے آگے تھی

"کیا ہوا" اس کے سوال کرتے ہی ہاریکا نے اسے خاموش ہونے کا اشارہ کیا

"لگتا کوئی اسی طرف آ رہا ہے" اس نے سرگوشی کی

جلدی جلدی اٹھاؤ نا" وہ تیزی سے بولا

"کیا؟" نور اور ہاریکا نے بیگ وقت کہا

"پتھر اور کیا یہی کیا تھا نا میرے ساتھ بھی" اس نے منہ بسورتے چوٹ کی اور آگے بڑھنے لگا

"کیا کر رہے ہو؟" نور نے اسے ٹوکا

"دیکھ رہا ہوں کہ کون ہے اور کیا مدد کر سکتا ہے۔اور جنگل کے ایک کونے میں اس انتظار میں نہیں رہ سکتے کہ دوسرے آپ کے پاس آئیں۔ آپ کو کبھی کبھی ان کے پاس جانا پڑتا ہے، امید ہے وہ جو کوئی بھی ہو اکم از کم یہ جادوئی کہانیاں ہرگز نہیں سنائے گا" اس کے کہتے ہی وہ دونوں جل بھن گئی تھیں مگر اب آواز زیادہ ہو رہی تھی اور اس وقت لڑ کر وہ کوئی مصیبت گلے نہیں لگا سکتی تھیں، اس لئے ایک طرف درختوں کے جھنڈ میں چھپ گئیں، وہ کوئی بھی رسک نہیں لے سکتی تھیں اس پاگل انسان کی وجہ سے

\-----------------

چلتے رہنا اچھا ہوتا ہے

رک جانا تو موت ہوتا ہے

وہ دل کا ہو یا زندگی کا

\--------------------

وہ چل رہے تھے نہ کچھ کھانے کو تھا اور نہ ہی کچھ پینے کو، بظاہر تو دونوں پرسکون تھے مگر اندر ہی اندر دونوں پریشان تھے اور عبیرہ تو ڈری ہوئی بھی بہت تھی

پتوں کا سرسراہٹ، ہوا کے جھونکے، گھاس میں چھلکنے والے چھوٹے ناگوار، کرکٹ، قریبی نالے سے پتھروں اور جڑوں پر پانی پھیرنا، شہد کی مکھیوں اور ڈریگن فلائیز کی آواز، مکھیوں اور مچھروں کی آہٹ اور خاموشی، ہر طرف بارش کے پانی سے گھڑے بھرے ہوئے تھے، پتے گرے ہوئے گدلی زمین کو ڈھانپ رہے تھے۔۔ ہر طرف ایک وحشت سی پھیلی ہوئی تھی مگر صد شکر کہ رات کی تاریکی جا چکی تھی

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"بہت ہی عجیب جنگل ہے" عبیرہ نے تبصرہ کیا

"رین فاریسٹ ہے" طٰہ نے اصلاح کی

"ہاں وہی۔ کیا فرق پڑتا ہے جنگل ہے یا رین فاریسٹ ہیں تو ہم قید ہی نا"

"قید نہیں ہیں، بس نکلنے کا رستہ نہیں معلوم" طٰہ آگے آگے تھا جب کہ عبیرہ پیچھے چل رہی تھی

"شکر کہ ہم صحرہ میں نہیں ہیں کم از کم یہاں کھانے کو کچھ اور پانی تو مل جائے گا نا۔۔۔ انہیں جھرنا بہنے کی آواز آ رہی تھی یہ بارش کے پانی کا جوہڑ تو گندہ تھا، مگر جھرنے تک وہ جائیں گے تو جی بھر کہ پانی پی لیں گے"

عبیرہ نے خود کو تسلی دی

طہٰ جانتا تھا کہ جو وہ سوچ رہی ہے ایسا بھی کچھ خوشگوار نہ تھا یہاں مگر فلحال وہ اسے کچھ کہہ کے اور پریشان نہیں کر سکتا تھا

نئی شروعات سے مت ڈرو، نئے لوگوں، نئی توانائی، نئے ماحول سے دور نہ ہوں بلکہ خوشی کے نئے مواقع کو گلے لگائیں

برق تیز تیز قدم اٹھاتا آگے آیا۔۔ جو بھی تھا مگر وہ ان دونوں کی باتوں پہ بھروسہ ہرگز نہیں کر سکتا تھا۔۔ مطلب کیا عجیب بات تھی
ابھی وہ تھوڑا سا ہی آگے آیا تھا سامنے ہی اسے کوئی آتا ہوا نظر آیا
"شکر کہ کوئی اور ڈھنگ کا انسان تھا یہاں" وہ دونوں تو پاگل تھیں

……..

جنگل میرے چاروں طرف زندگی کے ساتھ گونجتا ہے۔ میں گھومتا پھرتا ہوں، شامیانے کی طرف دیکھتا ہوں، ان پرندوں کو تلاش کرتا ہوں جو میٹھے گاتے ہیں۔ سورج دراڑوں کو توڑتا ہے، میرے آگے گندگی کے راستے کو روشن کرتا ہے، جو میرے ننگے پیروں کے نیچے بکھری ہوئی جڑوں، جنگلی پھولوں اور گرے ہوئے پتوں سے سجا ہوا ہے۔۔ میرے بہت سے سوال ہیں جن کے جواب تلاشنے ہیں، اور اپنا رستہ بھی تلاشنا ہے لیکن اسے یقین تھا کہ جب سوال ہوتے ہیں، تو جواب بھی موجود ہوتے ہیں، جواب اپنا راستہ خود تلاش کرتے ہیں۔

ایک کندھے پہ بیگ لٹکائے وہ چل رہا تھا، ابھی وہ تھوڑا ہی چلا تھا کہ اسے کچھ کھٹکے کی اواز آئی وہ چوکنا ہو گیا ہے کہ شاید یہاں کوئی اور بھی موجود ہیں۔۔ اور وہ کون ہے وہ نہیں جانتا تھا لیکن پھر بھی ایک طرف ہو کے احتیاط سے چلنے لگا، جب اسے تھوڑی زیادہ آواز آئی تو ایک طرف درختوں کے پیچھے کھڑا ہو گیا یہ جاننے کے لیے کہ یہاں کون ہے۔۔ اس کے ہاتھ میں لکڑی کا ڈنڈا پکڑا ہوا تھا شاید اپنی حفاظت کے لیے۔۔ سامنے سے اسے ایک لڑکا اور ایک لڑکی آتے ہوئے دیکھائی دئے، وہ تھوڑا حیران ہوا اور پریشان بھی۔۔ وہ

چلتے قریب آئے اور آپس میں گفتگو کر رہے تھے ان کی باتوں سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شاید وہ پانی کی یا کچھ کھانے کی تلاش میں ہیں، وہ ابھی فیصلہ نہیں کر پایا تھا کہ آیا اسے باہر نکلنا چاہیے ان سے بات کرنی چاہیے کہ یہی چھپ کر ان کہ جانے کا انتظار کرنا چاہئے۔۔
ان میں سے اس لڑکی کی نظر اس پر پڑی وہ حیرت زدہ سی نظروں سے اسے تکنے لگی۔۔ وہ رک چکی تھی اور اس کے رکنے پر اس کے ساتھ چلتا لڑکا مڑا اور اس کو رکے دیکھ کر اسے پوچھنے لگا۔۔ وہ لڑکی اگے سے کچھ نہیں بولی اور لیکن اس لڑکے نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو سامنے ایک لڑکے کو کھڑا پایا۔۔۔ وہ بھی ٹھہر کے اسے عجیب نظروں سے دیکھنے لگا۔۔
"ہو سکتا ہے کچھ دوست کسی اجنبی چہرے کے پیچھے آپ کا انتظار کر رہے ہوں"
وہ تینوں افراد اسی کشمکش میں تھے کہ آخر ہیں کون اور کیا بات کی جائے، کی بھی جائے یا نہیں۔۔ پیچھے سے ایک لڑکا تیزی سے چلتا ہوا قریب آیا اب یہ تینوں اس آنے والے کو دیکھنے لگے۔۔۔ وہ لڑکا کھڑا ہوا اور طٰہٰ کو مخاطب کیا
"ہیلو، میں برق پاشا یہاں رستہ بھٹک آیا ہوں امید ہے آپ مجھے گائیڈ کر دیں گے"۔ وہ خوش اخلاقی سے کہہ رہا تھا اور وہ تینوں حیرت سے اسے تک رہے تھے
ان کے ایسے خاموشی سے ایک دوسرے کو گھورتے پا کہ وہ کشمش کا شکار ہوا۔۔ ان میں سے کوئی کچھ نہ بولا بس وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے اور ایک دوسرے کے بولنے کا انتظار کر رہے تھے...کچھ لمحے ایسے ہی بیت گئے پھر ساحل کے قدموں نے حرکت کی اور وہ چلتا آگے آیا ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی لکڑی کے ڈنڈے کو بھی ایک طرف پھینکا۔۔ وہ برق، طٰہٰ اور عبیرہ کے کچھ فاصلے پہ کھڑا ہوا، زندگی جزوی طور پر وہی ہے جو ہم اسے بناتے ہیں اور جزوی طور پر اسے ہم سے ملنے والے دوستوں نے بنانا ہوتا ہے، جن کا ہم خود انتخاب کرتے ہیں۔
"میں ساحل حریب الثان" ہاتھ آگے بڑھاتے اس نے اپنا تعارف کروایا
"شکر کوئی تو ملا" برق پاشا نے ساحل سے مصافحہ کرتے شکریہ ادا کیا
"اور آپ؟" اب کے ان دونوں کا رخ سامنے کھڑے دونوں افراد کی طرف گیا
"میں طٰہٰ اور یہ میری وائف عبیرہ"۔ طٰہٰ کے تعارف کروانے پہ انہوں نے سر کو خم دیا اب کہ وہ چاروں کچھ پر سکون لگ رہے تھے
"کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں یہ کون سا جنگل ہے؟" اب کہ بات کی شروعات پھر سے برق نے کی تھی
"کیا تم نہیں جانتے؟" جواب کے بجائے طٰہٰ کی طرف سے سوال آیا
"نہیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ میں یہاں خود نہیں آیا حادثاتی طور پہ آگیا تھا" برق نے معزرت خواہ انداز میں بتایا
"اوہ تو تم بھی ایسے آئے!" طٰہٰ نے حیرت سے پوچھا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"ہاں میں ڈائیونگ کر رہا تھا سمندر میں طوفان آنے کی وجہ سے یہاں پہنچ گیا، اب ذرا بھی اندازہ نہیں کہ یہ کون سی سمت ہے اور کون سا جنگل ہے" اب کہ اس نے تفصیل بتایا تھا

"اور تم؟" اب کہ طٰہٰ نے پاس خاموش کھڑے سوچتے ہوئے لڑکے سے دریافت کیا

".Lost in the enchantment"

"سحر میں کھو گیا۔" ۔۔۔اس کے انداز میں کچھ غیر معمولی پن سا تھا۔۔ جس کو طٰہٰ اور عبیرہ تو کچھ حد تک سمجھے مگر برق پاشا سمجھ نہیں پایا

"مطلب تم بھی؟" اب کہ عبیرہ نے حیرت سے بات اُدھوری چھوڑ دی

"ڈونٹ ٹیل می کہ یہ کوئی جادوئی جگہ ہے" برق نے نفی میں سر ہلاتے جھنجھلا کر کہا

"بلکل ہے۔۔ یہ جادوئی جگہ ہی ہے" عبیرہ نے جیسے سرگوشی کی تھی

"میں نہیں مانتا یار" برق نے نخوست سے کہا

"صرف اس لیے کہ آپ کسی چیز پر یقین نہیں رکھتے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ حقیقی نہیں ہے" ساحل نے سمجھانے والے انداز میں کہا

"جادو بعض اوقات محض ایک وہم بھی ہو سکتا ہے" برق نے ایک بار پھر جھٹلانے کی کوشش کی

"یقین کرو کائنات تبدیل ہونے کے راستے پر ہے۔ تم یقین کر کے دیکھو دوسری چیزیں چلنا شروع ہو جائیں گی" ساحل نے کہتے قدم آگے بڑھائے تھے

تو مطلب یہ کوئی پر اسرار جگہ ہے اور وہ دونوں بھی سچ بول رہی تھیں" ان کے پیچھے چلتے برق بڑبڑایا تھا

"کون دونوں؟" اب کہ وہ تینوں پلٹے تھے حیرت سے

"دو لڑکیاں ملی تھیں وہ بھی ایسا ہی کہہ رہی تھیں میں نے یقین نہیں کیا"

"کہاں ہیں وہ؟" عبیرہ نے متجسس ہو کے پوچھا

"وہ تھوڑا سا دور ہیں" برق نے کہتے قدم اس طرف بڑھائے تھے وہ تینوں بھی اس کے پیچھے چلنے لگے

"کہاں ہیں؟" طٰہٰ نے ناگواری سے پوچھا

"ابھی تھوڑی دیر پہلے تک تو یہیں تھیں" برق کے ماتھے پہ بھی اب بل پڑنے شروع ہوئے تھے کیونکہ وہ اس بات پہ یقین ہی نہیں کر پا رہا تھا

AESTHETICNOVELS.ONLINE -Explore, Dream and Read

وہ تینوں پھر سے خاموشی سادھے آگے پیچھے چلنے لگے۔۔ چہرے پر گرم دھوپ کے تھپیڑے لگ رہے تھے کپڑے اور بالوں اور جلد پر جگہ جگہ مٹی لگی ہوئی تھی، قدموں کے نیچے گرم زمین، کھاردار گھاس، کھر چنے والے مردہ پتے، چلتے چلتے ساحل کو بازو پہ تکلیف کا احساس ہوا، اس نے دیکھا ایک کیڑا اس کے بازو پہ کاٹ رہا تھا، اس نے اسے جھٹک کے نیچے پھینکا۔۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ زہریلا ہے یا نہیں، اور ابھی یہ سوچنے کا وقت بھی نا تھا، وہ مسلسل چلتے گئے ان دو انجان لڑکیوں کا نام و نشان تک نہ تھا، لیکن انہیں چلنا تھا اور چلتے رہنا تھا۔

سامنے بہت سے درختوں کا جھنڈ تھا، اونچے، لمبے اور گھنے درخت، اور دور سے آتی پانی کی آواز ان کے کانوں کو بھلی معلوم ہو رہی تھی۔۔ ان کی رفتار میں تیزی آئی اور ان درختوں کے بیچوں بیچ رستہ بناتے وہ چاروں مظبوط قدموں سے چل رہے تھے، آخر درختوں کا جھنڈ جھٹک گیا اور وہ چاروں پھیلتی آنکھوں سے سامنے کا منظر ملاحظہ فرمارہے تھے

پھول، دھند، اسپرے، قوس قزح، لہریں، بوندیں، درخت چٹانوں سے چمٹے ہوئے ہیں اور تالاب پر لٹک رہے ہیں، تتلیاں, پرندے، مکھیاں، ڈریگن فلائیز، تالاب میں مچھلیاں، سورج میں سینکی ہوئی چٹانیں، آس پاس کی گھاس کے نرم بستر...

وہ چاروں تو گھنگ ہو کر رہ گئے

پانی کی دھاڑ، پانی کی بوندیں چٹان سے ٹپکتی ہوئی، پرندوں کی پکار۔۔ وہ چلتے ہوئے آگے آئے، سامنے دو لڑکیاں بیٹھی منہ ہاتھ دھوتی نظر آرہی تھیں، آہٹ پلٹیں اور وہاں ایک کے بجائے چار فراد کو دیکھ کے ٹھر گئیں

"تو تم دونوں سچ کہہ رہی تھیں" برق نے ایک ٹھنڈی آبھرتے ہتھیار ڈال دیے تھے

"یہ کون؟" ہاریکا نے قریب آتے لوگوں کے بارے میں دریافت کیا۔۔ نور بھی متجسس ہو کر دیکھ رہی تھی

"ان حضرات کا بھی یہی کہنا ہے کہ یہ کوئی میجیکل جگہ ہے" کندھے اچکاتے وہ پانے کی ٹھنڈک محسوس کرتے ہاتھ منہ دھونے لگا تھا

"تو تمہیں بھی اس جگہ کی حقیقت معلوم ہے" عبیرہ نے نور اور ہاریکا سے متعارف ہوتے کہا

"ہاں جی" نور نے تھکے تھکے انداز میں کہا اور پانی کی طرف بڑھتے ساحل اور طٰہٰ کو دیکھا۔۔ ان کی نظروں کا ارتکاب سمجھتے عبیرہ نے ان کا بھی تعارف کروایا، وہ دونوں اور بھی حیرت زدہ تھیں کہ آخر ہو کیا رہا ہے؟ مطلب سب یہاں آتو گئے ہیں مگر جانے کا رستہ کسی کو بھی معلوم نہیں تھا۔۔ مگر خیر کچھ نہ کچھ ہو ہی جائے گا، اب کم از کم وہ دونوں اکیلی تو نہ تھیں، وہ بھی آگے بڑھیں اور پانی پینے لگیں پانی سے سیر ہوا، بھرپور سبز زمین، اگنے والی چیزیں، ہوا کو خوشبو دینے والے میٹھے پھول، کائی، پتلی چٹان کی طحالب، خشک جلد پر دھند، جلد پر پانی کی ٹھنڈی سلائیڈ، تیرنے یا گھومتے ہوئے پانی کی مزاحمت کرنے والی حرکت، پاؤں کو چھونے والے ٹھنڈے پانی کا

جھٹکا، پانی کا جوتوں میں ٹپکنا، ریت، کنکر یا پتھروں کا پاؤں کے نیچے محسوس ہونا، لمبے سر سبز بچھڑوں کے درمیان پھسلتی گھاس، دھوپ میں گرم چٹانیں،

ساحل نے نیچے پانی کو روندتے ہوئے لہرایا، اس کے منہ سے کچھ الفاظ نکلے تھے لیکن اس کی الفاظ آبشار کی گرج میں کھو گئی۔ ہوا کا جھونکا ان کے بالوں سے کھیل رہا تھا، آوارہ پانی کی بوندیں ان پہ پڑ رہی تھیں،

اس نے ایک گہری سانس کھینچی۔ اور خود سے عزم کیا "میں یہ کر سکتا تھا"...

اس نے ایک نظر انہیں دیکھا۔۔ وہ سب کچھ بھولائے اس نظارے کو دیکھ رہے تھے۔۔ دھوپ میں سینکی ہوئی سطح اور آبشار کا ناقابل یقین " منظر " تھا

وہ چمکتی آنکھوں سے اپنے ارد گرد پھیلی دنیا کو دیکھ رہے تھے، ہاریکا آیان۔ ہر ایک چیز کو گہری اور پرکھتی نظروں سے دیکھ رہی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی یہاں بہت سے راز مدفون ہیں، اور راز ہمیشہ غیر متوقع جگہوں پہ چھپے ہوتے ہیں۔۔ کچھ حیرت انگیز اور کچھ ہیبت ناک چیزیں بھی انتہائی غیر معمولی جگہوں پر ملتی ہیں۔۔ اور جادو غیر متوقع، غیر معمولی اور نامعلوم ہوتا ہے۔۔ جو حیران کر دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

"مجھے تو اس سب سے خوف آرہا ہے" نور ایسمیرے نے انہیں اس نظارے کو دیکھتے پا کر مخاطب کیا۔۔ وہ ایک بار ایسے منظر کو دیکھ چکی تھی اور اس کا اثر ابھی تک باقی تھا

اس کی بات پر سب اس کی طرف متوجہ ہوئے

"یہ سب نظروں کا دھوکا بھی ہو سکتا ہے میں ایک بار یہ سب پہلے بھی دیکھ چکی ہوں۔ لیکن انتہائی ہیبت ناک منظر تھا وہ" اس نے سب کو متوجہ پا کر جھر جھری لیتے کہا

"غور کرو یہاں سب پل پل بدلتا ہے۔ موسم بھی اور ماحول بھی" اب کی بار طہٰ نے سلسلہ کلام جوڑا۔۔ وہ سب ایک دائرے میں کھڑے ہو گئے اور چوکنے بھی

درختوں کو دیکھو غور کرنے پہ وہ عجیب لگتے ہیں ان کے پتے بھی نارمل درختوں کی طرح لگتے۔۔ اب کے ہاریکا نے بھی غور کیا

"کبھی یہ رین فارسٹ لگتا ہے اور کبھی عام سا جنگل۔۔ قدم قدم پہ سب بدلتا ہے" عبیرہ نے سرگوشی کے انداز میں کہا

"سب سے امپورٹڈ بات ہمارا یہاں آنا بہت عجیب تھا" ہاریکا نے ایک اور بہت اہم پہلو سامنے لایا تھا۔۔ اس سب میں برق خاموشی سے انہیں سنتا ارد گرد دیکھ رہا تھا

"اب نیا رستہ تلاش کرنا ہو گا جانے کا کیونکہ آنے کا رستہ تو معلوم ہی نہیں" اب کے برق نے بھی سنجیدگی سے کہا

"ایک سیکنڈ "اب کے ان کی باتیں سنتے ساحل نے ان سب کو اپنی طرف متوجہ کیا

"کیا ہوا؟" طٰہ نے ارد گرد دیکھتے پوچھا

"تم نے کہا کہ تم یہ جگہ پہلے بھی دیکھ چکی ہو؟"اس نے نور کی طرف اشارہ کیا

"ہاں"اس نے نا سمجھی سے سر ہلایا

"مطلب تم اس طرف سے آئی تھی" اس نے دائیں طرف اشارہ کیا

"ہاں۔۔"باقی سب ان دونوں کو خاموشی سے دیکھ رہے تھے

"پھر کس طرف گئی تھی؟"اس نے سنجیدگی سے پوچھا

"اس طرف بھاگی تھی وہاں مجھے ہاریکا ملی تھی۔" نور نے بائیں طرف اشارہ کیا

"اور تم دونوں وہاں سے کہاں گئی تھیں"۔اب کہ اس نے ہاریکا سے پوچھا

"کہیں بھی نہیں ہم وہی تھے ساری رات اور پھر صبح وہاں سے نکل کر آئے تو سامنے یہ جگہ دیکھی"۔اس نے تفصیلی جواب دیا

"کیا تم دونوں پلٹ کہ دائیں طرف آئی تھیں؟"ساحل کا دماغ کام کرنا شروع ہوا تھا

"نہیں ہم تو سیدھا چلے تھے میں بھی تھا ان کے ساتھ"اب کے برق نے سنجیدگی سے جواب دیا اب کہ وہ بھی بات کو سمجھ رہا تھا

"مطلب ہم ایک ہی جگہ پہ دوبار آئے جب کہ ایک بار یہ جگہ دائیں طرف تھی اور اب دوسری بار بائیں طرف" نور نے دھڑکتے دل سے کہا

"ہمم۔۔"ساحل کا خدشہ ٹھیک ثابت ہوا تھا اور باقی سب گُھنگ رہ گئے

"اب۔۔۔اب کیا کریں گے؟"عبیرہ نے خوف اور اندیشوں میں گِرے سوال کیا

"اگر ہم رات سے ایک ہی جگہ پہ ہیں تو رستہ کس طرح تلاش کریں گے؟" ہاریکا نے ماتھے پہ آئے پسینے کو صاف کرتے پوچھا

"ہم نے کچھ نیا نہیں تلاش کرنا، بلکہ جو کچھ پہلے سے موجود ہے اسے تازہ آنکھوں سے دیکھنا ہے اور ہر عام دکھنے والی چیز میں بھی جادو کو تلاش کرنا ہے، ہمارے چاروں طرف جادو پھیلا ہوا ہے"اس نے ارد گرد اشارہ کیا۔۔سب کے حواس الرٹ ہو چکے تھے

"اس میں موجود خوبصورتی اور دلکشی میں چھپے جادو کو دیکھنے کے لئے صحیح ادراک اور آنکھوں کے ساتھ ساتھ جاگتے حواسوں کی بھی ضرورت ہے" ساحل حریب کافی پرجوش بھی لگ رہا تھا۔۔اسے لیڈ کرنا آتا تھا

سب دم سادھے سن رہے تھے

AESTHETICNOVELS ONLINE
-Explore Dream and Read-

"جادو موجود ہے اس میں کوئی شک نہیں۔۔۔ جادو دماغ کی بھی ایک حالت ہوتی ہے اور حقیقی جادو اپنی مرضی سے دماغ کی حالتوں کو تبدیل کرنے کا فن رکھتا ہے" ساحل حریب الثان بول رہا تھا اور باقی سب سن رہے تھے

"جادو بھی ایک جذبہ ہے اس سے لڑتے نہیں اس کا یقین کرتے ہیں۔۔ اور ہمت نہیں ہارتے، جلد یا بدیر ہمیں اس کا توڑ مل جائے گا

"سب کو اس کی بات پہ تھوڑا حوصلہ ملا تھا۔۔یعنی وہ یہاں سے نکل سکتے تھے

"تو اب ہمیں کیا کرنا ہے؟" برق نے سوال کیا

"ہمیں اپنے قدموں کو تلاش کرنا ہے رستہ خود جواب تلاش کرے گا۔۔۔"اس نے کہتے سب کو ایک نظر دیکھا وہاں سنجیدگی ہی سنجیدگی تھی اور اس کے چہرے پہ ایک عزم تھا۔۔۔ ان سب سے اپنی چیزیں اٹھائیں اور ہم قدم ہوئے۔۔ وہ ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ایک دوسرے کے ساتھ تھے

لوگوں کا ایک گروپ تلاش کریں، جو آپ کو چیلنج کریں اور ساتھ میں حوصلہ افزائی بھی کریں

ہر ایک شخص ایک الگ دنیا کی نمائندگی کرتا ہے، اور ایسی دنیا ممکنہ طور پر اس وقت تک پیدا نہیں ہوتی جب تک وہ آپ کو مل نہ لیں، وہ آپ تک پہنچ نہ جائیں۔۔ جب ایسے لوگ ملتے ہیں تو ان کی ملاقات ایک نئی دنیا کو جنم دیتی ہے۔۔۔ اور ان میں سے ہر کوئی کچھ نہ کچھ ایسا جانتا ہے جو آپ نہیں جانتے لیکن آپ کو جاننے کی ضرورت ہوتی ہے۔۔ اس لئے ان کا ساتھ دیں اور ان سے سیکھیں۔۔

وہ چل رہے تھے سب سے آگے ساحل حریب تھا اس کے پیچھے طٰہٰ اور برق تھے ان ان کے پیچھے نور، ہاریکا اور عبیرہ تھیں۔۔ دھوپ کافی تیز ہو چکی تھی، ماحول حبس زدہ ہو چکا تھا۔۔

"اپنی آنکھیں کھلی رکھنا سب" ساحل نے انہیں آپس میں باتیں کرتے اور تھکے تھکے قدم اٹھاتے دیکھ کر کہا

"کھلی ہی ہیں ایسی جگہ پہ بند تو ہونے سے رہیں" ہاریکا نے برا سا منہ بناتے کہا

"کھلا رہنے میں اور کھلا رکھنے میں فرق ہوتا ہے، اور آنکھیں دماغ کا رستہ ہوتی ہیں۔۔ جتنا غور سے دیکھو گے اتنا کیپچر کرو گے" ساحل نے برا منائے بغیر کہا تھا

ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ یک دم سے اندھیرا چھانے لگا تھا، طوفان نے سب اپنی لپیٹ میں لینا شروع کر دیا، کھردرے درختوں کی چھال، گرتے پتوں کا بوسہ، ٹہنیاں مارنا، ناہموار زمین، پاؤں کے نیچے جڑیں، چپکنے والا رس، جھاڑیوں کے کانٹے، چکنے پتے، بالوں سے چھینٹتی ہوئی ٹہنیاں، چہرے پر کھرچنے والی ٹہنیاں لگ رہی تھیں، لٹکتے جالے کی گدگدی، درخت جیسے ایک دوسرے سے ٹکرانے لگے اور اس طرح ٹکرا رہے تھے جیسے دیو کے ہاتھ میں ڈھول اور لاٹھی ہو۔۔۔ وہ بھاگنے لگے انہیں، ایک خوف تھا جس

نے سب کو گھیر لیا تھا۔۔ آسمان سیاہ ہونے لگا تھا۔۔ ہر طرف اندھیرا اور سیاہی پھیلنے لگی تھی۔۔ ایک شور سا مچ چکا تھا۔۔ وہ بھاگ رہے تھے۔۔۔ وہ نہیں جانتے تھے وہ کس سمت جا رہے ہیں لیکن وہ رکے نہیں، بھاگتے بھاگتے انہیں ایک کھنڈر سا نظر آیا وہ بنا رکے بنا سوچے اس میں گھس گئے۔۔ اندر آتے وہ رکے سانس جیسے آ ہی نہیں رہا تھا، وہ سانس ہی بحال کرنے لگے تھے کہ دھاڑ سے دروازے بند ہونے کی آواز آئی وہ پلٹے۔۔ مگر گھپ اندھیرا چھا گیا۔۔۔ دروازے بند تھا باہر کی آوازیں باہر رہ چکی تھیں، اندر خاموشی اپنے پر پھیلا چکی تھی۔۔ اب باہر جانے کا رستہ سلب ہو چکا تھا، انہیں اندر ہی جانا تھا

مقام خوفزدہ کر دینے والا تھا، خوف آ رہا تھا۔۔۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ یہ ایک لاوارث پناہ گاہ ہے، ایک دور دراز کا جزیرہ ہے، یا ایک ملعون جنگل ہے، اس مقام میں گھمبیرپن اور تنہائی کا احساس تھا اس سے خوف کا احساس شدت سے پیدا ہو رہا تھا۔۔۔ ایک تاریک اور پیشگوئی کرنے والا ماحول خوف اور توقع کے احساس کو تیز کر رہا تھا، جس سے ایک سے زیادہ حواس کا استعمال کرتے ہوئے ہولناکی مزید واضح ہوتی جا رہی تھی، ان کے دل ایسے دھڑک رہے تھے۔۔ جیسے ابھی باہر آ جائیں گے، ہر طرف خوف ہی خوف تھا، وہ نہیں جانتے تھے آگے کیا ہے اور جو پیچھے رہ گیا وہ کیا تھا۔۔۔ کانپتے ہاتھوں سے نور نے موبائل کی ٹارچ آن کی اور بیٹری دیکھی جو کہ اپنی آخری سانسیں لے رہی تھی، اس کے ہاتھ سے برق نے فون لیا اور آگے چلنے لگا باقی بھی اس کے پیچھے چلنے لگے۔۔۔ سامنے بہت سے دروازے نظر آئے۔ دروازے پہ روشنی ڈالی اور سب کو غور سے دیکھا ان سب پہ کچھ نہ کچھ لکھا ہوا تھا۔ لیکن کون سی زبان ہے وہ سمجھنے سے قاصر تھے۔۔ سب کشمکش میں پڑ گئے کہ اب کس میں جانا چاہیے۔۔! طٰہٰ نے ایک دروازے پہ غور کرنے کی کوشش کی وہاں کچھ عجیب سے الفاظ لکھے تھے وہ سمجھ نا پایا۔۔ ساحل نے تیسرے نمبر والے دروازے پہ نظر ڈالی وہ ایک سیکنڈ کے لئے ٹھہر سا گیا۔۔ وہاں کچھ لکھا تھا۔۔ اس نے ایسا پہلے بھی کہیں دیکھا تھا۔۔ کہاں؟

اسی گھر کے دروازے پہ جس میں اس نے رات گزاری تھی۔۔۔ تو کیا اس میں جانا چاہیے؟ لیکن کسی میں تو جانا ہی ہے نا تو اس میں سہی

"کیا ہوا سمجھے کچھ کیا لکھا ہے؟" برق نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا وہ چونک کہ پلٹا

"نہیں سمجھا تو نہیں لیکن میں نے یہ کہیں اور بھی لکھا دیکھا تھا"

"کہاں؟" طٰہٰ بھی دیکھنے لگا

"جس گھر میں رات رکا تھا میں اور صبح یہاں پدھار گیا"

"تو کیا اس سے اندر جانا چاہیے؟" عبیرہ نے پوچھا

"کسی میں تو جانا ہے نہ تو اسی میں سہی" نور نے کہتے ان کو دیکھا، باقی سب بھی متفق نظر آ رہے تھے۔۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

طٰہٰ آگے بڑھا اور دروازے کو دھکیلا۔۔۔ دروازے کھلتا گیا۔۔۔ سامنے گھپ اندھیرے کے سوا کچھ نظر نہیں آرہا تھا وہ باری باری اندر گھسے۔۔۔ زور سے دروازے بند ہونے کی آواز آئی۔۔۔ ساتھ ہی فون کی ٹارچ بھی بجھ گئی، اب کی بار انہوں نے پلٹ کہ نہیں دیکھا تھا ہاں گھبراہٹ ضرور ہوئی تھی۔۔ وہ تھوڑی دیر تک کھڑے رہے، بلکل خاموش۔۔ اور پھر دھیرے دھیرے قدم بڑھائے

"آہہہہہ۔۔" یک دم سے کھٹکے کی آواز آئی اور ساتھ میں کراہنے کی بھی

"کیا ہوا؟" طٰہٰ نے دھیمی آواز میں پوچھا

"یہاں کچھ پڑا ہوا ہے۔۔ پاؤں لگا ہے اس کے ساتھ"۔ نور نے اندھیرے میں سنبھلتے ہوئے کہا

"دھیان سے چلنا سب۔۔۔"

"آہہہ۔۔" ابھی طٰہٰ کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ دھب سے گرنے اور پھر کراہنے کی آواز آئی

"اب کون گرا؟" برق نے پریشانی سے کہا۔۔۔

"میں۔" نور کی ہی بھیگی سی آواز آئی

"اللہ اللہ لڑکی دھیان سے چلو نا۔" ہاریکا نے اسے ٹٹولتے ہوئے کہا

ابھی وہ اٹھی ہی تھی کہ دھڑام کی آواز کے ساتھ کوئی گرا۔۔۔

"نور تم گری ہو؟" عبیرہ نے پریشانی سے کہا

"نہیں میں گرا ہوں برق"۔ شرمندہ سی آواز ابھری تھی

"کیا کر رہے ہو پاگل ہو دھیان کہاں ہے تم لوگوں کا اٹھو خیال کرو تھوڑا" ساحل پریشان اور جھنجھلایا ہوا تھا

"یار پتا نہیں کیا کیا اور کہاں کہاں پڑا ہے" برق کی منمناتی آواز آئی۔۔

"ایک منٹ یہاں دیوار پہ کچھ ہے" طٰہٰ نے سب کی توجہ اپنی طرف مرکوز کی سب اپنی اپنی جگہ ٹھہر گئے

"کیا ہے؟" برق نے پوچھا

"شاید کوئی بٹنز ہیں۔۔۔ کیا آن کروں؟" اس نے بتاتے ساتھ مشورہ بھی لے لیا

"ہاں کرو دیکھو کیا ہوتا ہے" ساحل کے کہنے پہ اس نے دھیرے سے ایک بٹن دبایا۔۔ خاموشی میں ٹک کی آواز گونجی۔۔ سب ایک پل کو ساقط ہو گئے، لیکن کچھ پل گزر گئے سب ویسا ہی تھا کچھ نہیں ہوا تھا

"کچھ نہیں ہوا"۔ عبیرہ نے تسلی دیتے کہا

"دوسرا آن کروں۔۔۔؟"

"ہاں کرو"

اور ساتھ ہی اس نے دوسرا بٹن دبایا۔۔ اور ایک لمحے کے لیے سب کی آنکھیں چندھیا گئیں، سب کے ہاتھ ان کی آنکھوں پہ جا ٹھرے تھے، اندھیرے میں رہتے رہتے ایک دم سے اتنی روشنی کہ وہ دیکھ ہی نہیں پارہے تھے۔۔ کچھ پل ایسے ہی بیت گئے اور پھر آنکھیں روشنی سے روشناس ہوئیں تو نظر اٹھا کے دیکھا۔۔۔ ان کے چہروں پہ حیرت پھیل گئی۔۔۔ وہ ایک کمرہ تھا نارمل سا کمرہ جیسے کوئی آفس ہو، کوئی سٹڈی یا پھر کوئی اور ورک روم۔۔۔ وہاں ایک کرسی گری پڑی تھی جس کے ساتھ لگ کے برق گرا تھا۔۔۔

سامنے ایک ٹیبل تھا اس پہ کافی سارے پیپرز پھیلے ہوئے تھے کمرہ اتنا بڑا نہ تھا، دیوار پہ دو پینٹنگز لگی ہوئی تھیں جو کہ سائز میں کافی بڑی تھیں۔۔ اور سامنے ایک ریک پڑا تھا جس میں کچھ کتابیں اور کاغذوں کا بنڈل پڑا ہوا تھا، اور اس ریک کے اوپر ایک کبڈ سا بنا تھا، دیکھنے میں ایسا فیل ہو رہا تھا جیسے یہ کسی کے استعمال میں ہو۔۔ جیسا وہ باہر سے کھنڈر سا لگتا تھا یہ کمرہ اس کے بلکل برعکس تھا۔۔ نا کوئی جالا، نا کوئی دھول مٹی، نا گرد۔۔ وہ سب ایک ایک چیز کا جائیزہ لے رہے تھے۔۔۔ نور آگے بڑھی اور اس ٹیبل کا دراز کھولا۔۔ اس میں کچھ موم بتیاں اور ایک چابی پڑی ہوئی تھی۔۔

نور کسی چیز کو ہاتھ مت لگانا ہم نہیں جانتے یہاں کیا ہے۔۔ وہ چابی اٹھانے ہی لگی تھی کہ طٰہٰ نے خبردار کیا اس نے اپنا بڑھا ہوا ہاتھ پیچھے کر لیا

"یہاں سے نکلنا کیسے ہے اب؟" عبیرہ کا دل گھبرا رہا تھا

"یہ تو ہم جانتے نہیں" ہاریکا نے کہتے ایک بار پھر دروازے کو کھولنے کی کوشش کی جس سے وہ اندر آ رہے تھے، لیکن وہ کھل نہیں پا رہا تھا

"جان لیں گے۔۔ ہم مل کر کچھ بھی کر سکتے ہیں" ساحل نے ایک عزم سے کہا

"کچھ زیادہ ہی خود پہ بھروسہ ہے ساحل حریب صاحب کو لیکن ابھی تک یہ نہیں جان پائے کہ کرنا کیا ہے" ہاریکا نے تھیکے سے انداز میں کہا

"اکثر حالات میں ناکامی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ہم فوراً کامیاب ہونا چاہتے ہیں" کافی سے زیادہ ٹھنڈے لہجے میں جواب موصول ہوا تھا، جس پہ ہاریکا نے توبرا سا منہ بنایا لیکن برق کو ہنسی آ گئی جس پہ وہ چڑ گئی

"کیا ہے؟" نور اس کی طرف پلٹی تھی

"کچھ نہیں۔۔" وہ یک دم سنجیدہ ہوا تھا

عبیرہ پاس پڑی کرسی پہ بیٹھ گئی۔۔ہاریکا پینٹنگز کو غور سے دیکھ رہی تھی۔۔ طٰہ ریک میں رکھے پیپرز کا ملاحظہ فرمار ہا تھا۔۔ برق اور ساحل سامنے ٹیبل پہ پھیلے کاغذوں کو دیکھ رہے تھے اس پہ بہت سے نمبرز اور کسی اور زبان میں کچھ لکھا ہو تھا وہ حیرانی اور پریشانی سے سب دیکھ رہے تھے، کافی وقت ایسے ہی خاموشی سے بیت گیا

نور ہاریکا کے ساتھ کھڑی کچھ دیر پینٹنگز کو سمجھنے کی کوشش کرتی رہی اور پھر پینٹنگز کو چھو کے دیکھ ہی رہی تھی۔

" باز آ جاؤ لڑکی یہاں سب عجیب ہے یہ نہ ہو کسی اور مصیبت میں پڑ جائیں" برق نے ٹوکا

"میں ہمیشہ وہی کام کرتی ہوں جس سے مجھے روکا جاتا ہے" اس نے لاپرواہی سے کہا

"سہی کہا ہے جس نے بھی کہا ہے کہ عورت کی زبان اس کی تلوار ہوتی ہے اور عورت اسے کبھی بھی زنگ آلود نہیں ہونے دیتی"۔ انداز چڑاتا ہوا تھا

"کامیاب لوگوں کی غیبت کرنا ناکام لوگوں کی مجبوری ہوتی ہے۔۔" تپا تا ہوا جواب آیا تھا

"کیا مطلب ہے میں نے کون سی غیبت کی ہے؟ اور تم نے کون سی کامیابیوں کے بنڈل سمیٹ رکھے ہیں؟" وہ تو اس الزام پہ دھنگ رہ گیا تھا

"واٹ ایور۔۔" وہ کندھے آچکا گئی۔۔ برق تو جل بھن گیا لیکن کہا کچھ نہیں

"اب آواز نہ آئے کسی کی بھی اور یہ بچوں کی طرح لڑنا بند کرو اور جیسا کہوں ویسا کرو اب" ساحل نے سنجیدگی سے انہیں ٹوکا اور اپنے طرف متوجہ کیا

"حکم تو ایسے دے رہا جیسے اسی کا گھر ہو" ہاریکا منمنائی تھی لیکن وہ سن چک تھا

"میں جانتا ہوں" آپ" بہت سمجھدار ہیں، لیکن علم کو عمل میں لانے کے لئے یقین کے ساتھ ساتھ کسی رہنما کی بھی ضرورت ہوتی ہے" وہ کافی سے بھی زیادہ ٹھری ہوئی طبیعت کا مالک تھا۔۔ بلا کا حوصلہ رکھتا تھا اور صبر بھی۔

"کچھ نا کچھ تو ہو گا یہاں جس سے دروازے کھل سکتا ہے۔"عبیرہ نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا

"یہ چابی جو دراز میں پڑی ہے ہو سکتا ہے اس دروازے کی ہو جس سے ہم اندر آئے" برق نے سمجھداری کا مظاہرہ کیا

"تو کیا تمہیں یہاں چابی لگانی کی کوئی جگہ نظر آ رہی ہے مسٹر برق پاشا؟" ہاریکا نے دروازے کو دیکھتے کہا

"تو پھر کس چیز کی ہو گی؟" نور بھی متجسس ہو رہی تھی۔۔۔

"یہ پینٹنگز دیکھو غور سے"۔ ان سب نے پلٹ کے دیکھا وہاں کسی محل کی تصویر بنی ہوئی تھی

"کیا ہے اس میں" طٰہ اس تصویر کے قریب گیا

"یہ دیکھو کونے میں۔۔۔ یہاں سوراخ ہے ہو سکتا ہے یہ دروازے ہو۔۔۔!" ساحل نے غور سے دیکھتے کہا

"تو پھر دیر کس بات کی ہے لگاؤ چابی"۔ طٰہٰ نے فوراً چابی اٹھائی اور قریب آیا اور ان میں سے ایک پینٹنگ میں لگائی جہاں جگہ بنی ہوئی تھی۔۔۔ طٰہٰ نے ابھی چابی گھومائی ہی تھی کہ ایک آواز نے ماحول میں ارتعاش پیدا کیا تھا۔۔ اور کچھ لمحوں بعد پھر سے خاموشی چھاگئی ۔۔ اور پینٹنگ بھی وہی کی وہی موجود تھی، وہ پریشانی سے دیکھ کر رہ گئے

"یہ آواز کیسی تھی؟" برق نے ناسمجھی سے کہا

"معلوم نہیں" ساحل نے پلٹ کے اسے دیکھا

"وہ وہ دیکھو۔" نور نے یک دم کہا

"کیا؟ سب اس کی طرف پلٹے تھے

"وہ دیکھو وہ کبڈ کھلا ہوا ہے، یہ پہلے تو بند تھا نا؟" وہ گھبرائی ہوئی تھی اور پرجوش بھی

"ہاں بند تھا مطلب اس کے کھلنے کی آواز تھی"۔ ساحل اس کبڈ کے قریب گیا، باقی سب بھی پرجوش سے لگ رہے تھے

"یہ کرسی لاؤ یہاں۔۔" ساحل نے برق کو مخاطب کیا

"ایک سیکنڈ میں دیکھتا ہوں"۔ برق کرسی لایا اور خود ہی کرسی پہ چڑھا۔۔ وہ سب اسے دھڑکتے دل سے دیکھ رہے تھے اس میں کیا ہے

برق نے اس میں جھانکا۔۔

"کیا ہے اس میں؟" ہاریکا نے بے چینی سے کہا

برق پلٹا اس کے ہاتھ میں ایک اور چابی تھی۔۔

"یہ ہے۔۔" اس نے ہاتھ میں پکڑی زنگ آلود سی چابی دکھائی

"مطلب ایک اور تالا۔" نور جھنجھلائے تھی

"اب یہ لگنی کہاں ہے؟" برق نے وہ چابی ساحل کے ہاتھ میں پکڑاتے سوال داغا

اب سب ایک بار پھر سے سب چیزیں باریک بینی سے دیکھنے لگے۔۔۔

"عبیرہ کی بے دھیانی میں نظر ٹیبل پہ پڑی۔۔ کیا پتا وہاں لگتی ہو"۔ وہ پرجوش ہو کہ بولی

"کہاں؟" ساحل نے پوچھا

"وہاں دیکھو ٹیبل کے دراز میں جگہ ہے"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read-

"ہاں تو دراز میں لگا کے کیا کریں گے ہمیں دروازے کو کھولنا ہے۔۔ کیا چابی چابی کھیل رہے ہیں ہم؟" طٰہٰ بہت سنجیدہ اور اکتایا ہوا لگ رہا تھا

"یہ جگہ ہماری دنیا کی نہیں ہے۔۔ اس جگہ کی اپنی کوئی حقیقت نہیں ہے، یہ دھویں کی مانند ہے جس کا وجود جادو کی وجہ سے ہے۔۔ ہمیں اپنے انداز میں نہیں سوچنا ہو سکتا ہے یہاں ہی لگے یہ چابی۔" ساحل نے کہتے چابی اس دراز کے لاک میں لگائی

ایک پل کو ایسا زلزلہ سا آیا وہ سب زمین بوس ہوئے، خوف دبے پاؤں اندر تک سرائیت کر گیا۔۔ کچھ پل ایسی ہی کیفیت رہی اور پھر زمین ٹھری۔۔ وہ سب لڑکھڑاتے ہوئے کھڑے ہوئے، عجیب گھبراہٹ زدہ اور خوفزدہ کر دینے والا ماحول بن چکا تھا۔۔ ابھی وہ سنبھلے ہی تھے کہ ایک بار پھر زمین کانپتی محسوس ہوئی۔۔ ایک اس بار جھٹکا زور کا نہیں تھا۔۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے سامنے دیوار پہ لگی پینٹنگز میں سے ایک سرکنے لگی تھی۔۔۔ وہ سب دم سادھی دیکھ رہے تھے۔۔ جب وہ پوری کھل گئی تو سامنے مدھم سی روشنی کی جھلک دکھائی دے رہی تھی، یہاں سے وہ اندازہ نہیں کر پائے کہ سامنے کیا ہے، کون سی اور کیسی جگہ ہے

طٰہٰ نے قدم آگے بڑھائے اس کے پیچھے ساحل اور برق تھے ساتھ میں وہ تینوں بھی تھیں، خوف حد سے زیادہ پھیلا ہوا تھا، ابھی وہ چار پانچ قدم ہی چلے تھے کہ ٹک ٹک کی آواز سنائی دی جیسے کوئی عصا پکڑے چل رہا ہے۔۔ طٰہٰ کے ٹھہرنے پہ وہ سب بھی ٹھہر گئے اب وہ آواز لمحہ بہ لمحہ زیادہ ہوتی اور اپنی طرف بڑھتی سنائی دے رہی تھی۔۔۔ اور کچھ لمحوں بعد ایک وجود کی جھلک دکھائی دی، وہ سارے پھٹی آنکھوں سے دیکھتے رہ گئے۔

اہم بات!

اگر آپ بھی اپنا لکھا گیا مواد ہماری ویب سائٹ پہ شائع کروانا چاہتے ہیں تو ہمیں ہمارے انسٹا پیج پہ میسج کریں۔

Ig@aestheticnovels.online

بابِ چہارم

دل ایک باغ کی مانند ہے
اس میں شفقت بھی اگتی ہے
ڈر بھی،
ناراضگی بھی پنپتی ہے
اور محبت بھی
یہاں یہ منحصر کرتا ہے کہ
آپ کیسا بیج بوتے ہیں
☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تاریکی اندھیرے کو نہیں نکال سکتی۔ صرف روشنی یہ کر سکتی ہے.. اندھیرا غلط نہیں ہے۔یہ زندگی کا حصہ ہے،رات کے وقت ستاروں کے لیے ایک پس منظر، جو کچھ آپ جانتے ہیں اس کے درمیان خلا ہے۔اندھیرے میں آپ کو روشنی کی یاد دلانے کا ایک طریقہ ہے جو آپ کو ان تمام دنوں میں دیا گیا ہے۔آپ کو روشنی سے اندھیرے کو غرق کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کو منفی کو مثبت سے بدلنے کی ضرورت ہے۔ آپ اندھیروں کو روشنی میں لاتے ہیں۔ایک نذرانے کی طرح۔
ہر طرف خوف اور دہشت پھیلی ہوئی تھی،اور سامنے ایک وجود کھڑا تھا، جس کو وہ جان نہیں پارہے تھے کہ وہ مرد ہے یا عورت ۔۔۔کیونکہ وہ اس کی شکل پر نظر نہیں ارہی تھی لیکن کبھی اس کی اواز مردوں جیسی بھاری اور کبھی عورتوں کی جیسی پتلی اور کمزور ہو جاتی تھی۔۔ ہر طرف اندھیرا پھیلا ہوا تھا اور مدھم سی روشنی ماحول میں دہشت پیدا کر رہی تھی،ان کے چہرے خوف سے متغیر ہو چکے تھے لیکن وہ اندھیرے میں ایک دوسرے کو نہیں دیکھ پارہے تھے مگر انہیں اندازہ تو تھا کہ سب کی عادت ایک ہی جیسی ہے، پہلے تو انہیں یہ سمجھ ہی نہیں ائی کہ وہ عجیب سا وجود کہہ کیا رہا ہے۔۔ لیکن پھر دھیان دینے پر انہیں الفاظ صاف سنائی دینے لگے، وہ

انہیں یہاں آنے پہ ملامت کر رہا تھا۔۔ اور پھر واپس نہ جانے کی دھمکی دے رہا۔ ایک بار تو وہ اس کی باتوں پہ کانپ کر رہ گئے۔۔
لیکن پھر خود ایک قابو پاتے اس سے واپس جانے کی بابت سوال کیا ہے، جی اس پہ اس کے بے ہنگم قہقہے گونجے۔۔

"تو طٰہٰ نے جرآت کرتے اس سے دوبارہ سے سوال کیا"۔۔

" یہاں آجانے کے بعد واپسی کے سارے راستے مسترد ہو جاتے ہیں، یہاں آنے والے لوٹ کے کبھی واپس نہیں گئے۔۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ تم واپس جاسکو یہاں سے "۔ یہ کہہ کے ساتھ دوبارہ اس کے قہقہے گونجنے لگے

"کوئی تو راستہ ہو گا واپس جانے کا". ساحل نے سوال کیا

"تمہیں کچھ زیادہ جلدی نہیں واپس جانے کی"۔ اس کی آواز میں طنز کی ملاوٹ تھی

"تم ہمیں واپس جانے کا راستہ بتاؤ" ۔ ساحل نے دوبارہ سے جرات کا مظاہرہ کیا

"یہ مروائے گا آج ہمیں" ۔۔ ہاریکا نے نور سے سرگوشی کی

"یہاں سے واپسی کے لیے تمہیں کچھ چیزیں درکار ہیں" رازدارانہ انداز میں جواب آیا

"کیسی چیزیں؟" برق نے حیرت اور متجسس ہو کے پوچھا

"اتنا آسان نہیں ہے ان کا ملنا"۔ اس کا ایک اور قہقہہ گونجا تھا

ءیہ ہمیں اپنے قہقہوں سے ہی پاگل کرے گا" عبیرہ نے جل بھن کے کہا

"ناممکن تو نہیں ہیں نا۔۔!" طٰہٰ نے نحوست سے کہا، اب ڈر تھوڑا کم ہوا تھا لیکن مکمل طور پر نہیں

"جب پیار کا موتی کھو جائے، تو درد کی بوند کو ڈال دینا، جب جاگ جائے امید کی کرن تو اس میں جلتے ہیرے کو جڑ کہ اپنا رستہ پالینا"۔۔ اس نے زار دارانہ انداز میں کہا اور پھر سے بے ہنگم قہقہ گونجا تھا

"یہ سب کہاں سے ملے گا؟" ساحل نے سوال داغا

"اس سب کو کوئی نہیں ڈھونڈ سکتا۔۔ ان کو ڈھونڈا نہیں جاتا۔۔ ان کو پایا جاتا ہے"۔ ان کے کان کھڑے اور حواس جاگ چکے تھے، لیکن انہیں کچھ سمجھ نہیں آئی کہ یہ سب کیا ہے

ابھی وہ اس سے اور سوال کرنے ہی لگے تھے کہ دوبارہ سے ٹک ٹک کی آواز گونجی اور اب وہ آواز قریب نہیں آرہی تھی بلکہ دوٗر جاتی مدھم سے مدھم تر ہوتی گئی۔۔۔ اور وہ ایک دوسرے کو دیکھتے رہ گئے، ابھی کچھ لمحے بیتے بھی نہ تھے ایک زوردار آواز گونجی اور ہر طرف روشنی پھیل گئی۔۔۔ دور ایک دروازے کا عکس نظر آرہا تھا، وہ چلتے چلتے اس کے قریب گئے تو وہاں سے باہر ویسے ہی جنگل نظر آرہا تھا جیسے جنگل سے وہ اندر آئے تھے۔۔ حیرت سے گنگ ہوتے ہیں باہر نکلے۔۔۔ لمبے گھاس کے بیچوں میں جنگلی پھول،

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

سورج کی روشنی، شہد کی مکھیاں، ڈریگن فلائیز، تتلیاں، گھاس میں پھنسے ہوئے خشک پتے، پتوں سے لدے لمبے لمبے درخت جو صاف کرتے ہیں، پرندے، چیونٹیاں، مکڑیاں، چوہے، کائی، ٹوٹی ہوئی شاخیں دہانے پر، پتوں کا سرسراہٹ، ہوا کے جھونکے، گھاس میں چھلکنے والے چھوٹے ناگوار، کرکٹ، قریبی نالے سے پتھروں اور جڑوں پر پانی بہنے کی آوازیں، شہد کی مکھیوں اور ڈریگن فلائیز کی آواز، مکھیوں اور مچھروں کی آہٹ، کجا کہ ویسا ہی ماحول۔۔ویسی جگہ تھی جہاں سے وہ چلے تھے۔ وہ سب باہر نکلے اور پلٹ کہ دیکھا ۔۔تو وہاں نہ کوئی ہال تھا، نہ کوئی کھنڈر۔۔۔سب غائب ہو چکا تھا ایسے جیسے وہاں کچھ تھا ہی نہیں۔۔۔

"یہ سب کیا ہے؟ مطلب پھر سے وہی جگہ!" عبیرہ نے پریشانی سے کہا

"ایسا ہی ہے"۔ برق بھی مایوس لگ رہا تھا

"ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے جیسے"۔۔ نور مایوسی سے کہتے ایک طرف رکھے پتھر پہ براجمان ہو گئی

"اصل اندھیرا تو ہمارے اندر پھیل رہا ہے" ہاریکا نے افسوس سے کہا

"جو چیز ہمارے اندر رات بناتی ہے وہی ہمارے اندر ستارے بھی چھوڑتی ہے". ساحل نے ایک طرف زمین پر بیٹھتے ہوئے کہا، وہ پریشان ضرور تھا لیکن مایوس نہیں تھا

" بلکل ٹھیک کہہ رہا ہے ساحل تاریکی اور ناامیدی کتنی ہی وسیع کیوں نہ ہو، ہمیں اپنی روشنی خود فراہم کرنی ہوتی ہے"۔۔ طٰہٰ نے بھی ایک عزم سے کہا تھا

"پہلے تو بھوک کا کچھ حل نکالیں اور باقی بھی سوچتے ہیں کرنا کیا ہے آگے"۔ عبیرہ نے معصوم شکل بناتے سب کا کھانے کی طرف دھیان دلانا چاہا

"ہاں چلو کچھ تلاش کرتے ہیں" ۔ برق نے بھی فوراً تائید کی تھی۔ باقی سب بھی اس کی تقلید میں چلنے لگے

زندگی بدلنے کے لیے لڑنا پڑتا ہے اور آسان کرنے کے لئے سمجھنا پڑتا ہے وقت آپ کا ہے چاہو تو سونا بنالو اور چاہو تو سونے میں گزار دو، انسان امیدوں سے بندھا ایک ضدی پرندہ ہے۔۔ جو گھائل بھی امیدوں سے ہوتا ہے اور زندہ بھی امیدوں پر ہے۔ انہیں خود کو زندہ رکھنا تھا اور یہاں سے پلٹ کہ جانا بھی تھا، انہیں امید تھی کہ وہ یہاں سے ضرور واپسی کا رستہ تلاش کرلیں گے" امید وہ راگ ہے جو ہماری روح کو آزاد کرتا ہے" وہ چل رہے تھے ایک دوسرے کا ساتھ دیتے۔" ہمیں محدود مایوسی کو قبول کرنا چاہیے، لیکن کبھی بھی لامحدود امید سے محروم نہیں ہونا چاہیے"۔

وہ سب چلتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے

"یہ تو رین فارسٹ ہے نا تو یہاں کچھ کھانے کے قابل نہیں ہو گا" طٰہٰ نے انہیں حقیقت سے روشناس کروایا

"نہیں یہ رین فارسٹ کیسے ہو سکتا ہے یہ تو سب جادوئی ہے". نور نے اپنے تئیں سمجھداری کا مظاہرہ کیا

"تو ہم یہاں کیسے کچھ کھا سکتے ہیں؟" --برق نے اپنا اندیشہ ظاہر کیا

"ہو سکتا ہے ہم یہاں کوئی پھل کھائیں لیکن وہ حقیقت میں کوئی کیڑا ہو"--ہاریکا نے گندہ سامنہ بنایا

"تو پھر تمہیں کوئی کیڑا کھانا چاہیے ہاریکا". برق نے اسے چھیڑا

"تم کھاؤ ناسانپ بچھو-- میں کیوں کھانے لگی کیڑے" وہ تپ چکی تھی لیکن برق بدستور مسکراتا رہا

"ویسے ایک بات تو بتاؤ تم کہاں بڑے ہوتے رہے ہو؟" نور نے اس پہ طنز کیا

"کم از کم لوگوں کے سر پھوڑتے تو بڑا نہیں ہوا" برق نے تاک کے وار کیا تھا

"بتاؤ ذرا کہاں سے پھٹ گیا تمہارا مٹکے جیسا سر" نور نے بات کو سر سے اتارنا چاہا مگر سامنے بھی برق پاشا تھا

"تم لوگوں نے تو کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی، مگر جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے، اور بجائے شرمندہ ہونے کے مجھے ہی باتیں سنا رہی ہو توبہ توبہ"۔ برق نے اسے شرمندہ کرنے کی ناکام سی کوشش کی

"بس بس اتنے بھی مظلوم نہیں ہو جتنا بننے کی کوشش کر رہے ہو" ہاریکا نے اسے ٹوکا

"کیا کسی کے پاس کچھ کھانے کو ہے" عبیرہ نے شرم کو ایک طرف رکھتے سوال کیا

"ہاں میرے پاس کچھ چاکلیٹس اور سنیکس ہیں"۔ نور نے کہا

"تو پہلے کیوں نہیں بتایا ہم کب سے خوار ہو رہے ہیں". برق نے برھمی سے کہا

"ہاں تو اسی قابل ہو نا، اور اتنا سب بھی نہیں کہ پہاڑی بکرے کو کھلا دوں"۔ عبیرہ کو چاکلیٹ دیتے کہا

"پہاڑی بکرا میں نہیں یہ ہے پہاڑی بکری"۔ برق نے ہنستے ہوئے ہاریکا کی طرف اشارہ کیا

"ہاں تو تم کیا ہو جنگلی سانڈ؟" ہاریکا نے بھڑاس نکالی

"وہ تو ساحل محترم لگ رہے ہیں، کیونکہ جس سپیڈ سے یہ چل رہا ہے نا لگتا یہیں بڑا ہوا ہے۔ کیوں ساحل؟" طٰہ نے مسکراتے کہا اور ساتھ ہی اور ساحل کو بھی مخاطب کیا جس پہ اس نے صرف مسکرانے پہ اکتفا کیا

چلتے چلتے وہ اسی ندی کے پاس پہنچ چکے تھے جہاں سے وہ بھاگے تھے اب نور نے بیگ سے کچھ کھانے کو نکالا اور عبیرہ کی طرف بڑھایا ساتھ میں ہاریکا کو بھی دیا

وہی ساحل نے بھی بیگ نیچے پھینکا اور اس میں سے کچھ کھانے کو نکالا اور برق اور طٰہ کی طرف بڑھایا۔

"ہاں تو اب بولو کہ کرنا کیا ہے؟" طٰہ نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read-

"اب سوچنا یہ ہے کہ ہم نے یہ چیزیں تلاش کیسے کرنی ہیں". ہاریکا پر سوچ نظر آ رہی تھی

"شکر ہے بتا دیا ہے مجھے تو علم ہی نہیں تھا کہ ابھی سوچنا ہے اور تلاش کرنا ہے" عادت سے مجبور برق میں ٹانگ اڑائی

"تم بکواس کر چکے ہو اپنی..؟" ہاریکا نے جل بھن کے کہا

"جی میں کر چکا ہوں اب تم کر لو"۔ وہ پھر باز نہ آیا

"برق باز آ جاؤ" طٰہٰ نے اسے خبردار کیا اس سے پہلے وہ لڑ پڑتے

"کیا کیا بولا تھا اس قہقہے والی سرکار نے"۔ نور نے ٹھنڈے سے لہجے میں کہا، جس پہ سب ہنس کر رہ گئے

"کوئی پیار کے موتی کے کھو جانے کی بات کی تھی". عبیرہ نے سوچتے ہوئے کہا

"یہ پیار کا موتی کیا ہو گا؟" طٰہٰ نے سوچتے ہوئے کہا

"ابھی تو کچھ کہا نہیں جا سکتا کہ کیا ہے وہ"۔ ساحل نے سر پہ ہاتھ پھیرتے لاعلمی کا اظہار کیا

"کیا اتنا ہی علم تھا مسٹر ساحل؟" نور نے اس کے لیڈ کرنے پہ ٹونٹ کیا

"جی میرا علم تو اتنا ہی تھا اب آپ اپنے علم کا ہنر آزمالیں مس نور ایسمیرے"۔ اب کی بار ساحل نے بھی دوبدو جواب دیا

"میں نے کبھی کوئی پہیلیاں نہیں حل کیں" اس نے سر جھٹکا

"سہی کہا ویسے بھی احمق کی زبان اس کے دماغ کے آگے چلتی ہے۔ ہمیں خود ہی کچھ سوچنا پڑے گا"۔۔ساحل نے مسکراتے ہوئے کہتے طٰہٰ کی طرف متوجہ ہو گیا جس پہ وہ کلس کر رہ گئی

"درد کی بوند تو آنسو لگ رہا ہیں، کیوں تم کیا کہتے ہو ساحل؟"۔ طٰہٰ نے ساحل کو متوجہ کیا

"اور امید کی کرن؟" عبیرہ نے سوال کیا

"کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ سب کیا ہے"۔۔برق نے بھی پریشانی سے کہا

"سوچنا تو پڑے گا یہ آخری حل ہے واپس جانے کا اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں"۔۔ہاریکا نے تھکے ہوئے انداز میں کہا

"چلو اٹھو کچھ تو مل جائے گا ڈھونڈنے سے اب یہاں بیٹھے بیٹھے تو کچھ نہیں ہو سکتا"۔۔نور نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا باقی سب بھی اس کے پیچھے کھڑے ہوئی ہے اور قدم آگے بڑھائے

"ویسے یہ سب ہمیں ملے گا کیسے؟ مجھے تو بہت ٹینشن ہو رہی ہے"۔۔ عبیرہ نے پریشانی سے کہا

"تم ٹینشن نہ لو" ۔۔طٰہٰ نے اسے تسلی دی

"ہائے شکر بتا دیا نہیں تو مجھے خیال ہی نہیں آیا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے"۔۔ عبیرہ تو تپ ہی گئی تھی، باقی سب ہنس رہے تھے

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"کیا بنے گا تم لوگوں کا؟" ساحل نے ان کی نوک جھونک دیکھتے تبصرا کیا

"کیا بنے گا ہمارا میاں بیوی ہم بن گئے، یہاں قیدی ہم بن گئے، بیوقوف ہم بن گئے، پاگل ہم بن گئے، اس سے زیادہ کیا بننا ہم نے "۔۔۔ عبیرہ کے ایسے کہنے پہ ان سب کے ساتھ طٰہٰ کا بھی قہقہہ بے ساختہ تھا

"یہ لڑکیاں اور کچھ مانے یا نہ مانے لیکن ایک بات دل سے بنا جھجک کے مانتی ہیں کہ تم پہ بھروسہ کر کے غلطی کر دی" ۔۔۔ طٰہٰ نے انہیں سمجھاتے ہوئے شرارت سے کہا

"اب ایسا بھی نہیں کہا میں نے"۔ عبیرہ تو برا ہی مان گئی تھی

"نہیں نہیں آپ تو کچھ کہتی ہی نہیں ہیں" ۔۔ طٰہٰ نے اسے دیکھتے پیار سے کہا

جنگل کی زمین گھاس اور جھاڑیوں سے ڈھکای ہوئی تھی۔ فاصلے فاصلے پہ گھنے درخت آگے ہوئے تھے۔ یہ مختلف قسم کے درخت تھے ،ان کہ بیچ سے آسمان نظر آرہا تھا۔ زمین اور درخت یہاں بھی گیلے گیلے تھے لیکن زمین کی مٹی پھسلن زدہ نہیں تھی، کہیں کہیں پھلوں کے درخت نظروں کو خیرہ کر رہے تھے، دور کہیں سے جانوروں کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں، حبس ختم ہو چکی تھی۔ سورج ڈھل رہا تھا وہ ایک جنگل تھا نارمل سا جنگل، وہ کوئی جادوئی جگہ نہیں لگ رہی تھی جس میں وہ پہلے گھوم رہے تھے۔ ہاریکا نے کندھے پہ لٹکا بیگ عبیرہ کو دیا کیونکہ اب بیگ اٹھانے کی باری عبیرہ کی تھی۔ وہ درختوں کے جھنڈ سے نکلے چہرے پہ تھوڑا سا اطمینان چھا چکا تھا

"چلو شکر یہ کوئی ڈھنک کی جگہ ملی" ۔۔ طٰہٰ نے آگے آتے کہا

"میں تو یہ شکر کر رہا ہوں کہ وہیں ندی پہ پھر نہیں پہنچ آئے" برق نے تھکے سے انداز میں کہا

"میں تو تھک چکی ہوں چل چل کے وہ بھی بے مقصد"۔ نور نے روتی شکل بناتے کہا

"ہم تو اڑ رہے ہیں نہ ایک یہ میڈم چل رہی ہیں سنا تم نے ساحل" برق چھیڑنے میں باز نہ آیا

"ہاں بلکل اور یہ بے مقصد بھی چل رہی ہے برق سنا تم نے" ۔۔ ساحل کے جواب دینے سے بھی پہلے طٰہٰ نے سلسلہ کلام جوڑا

"ویسے یہ بتاؤ کہ اب تک کی زندگی کیسے گزاری ہے تم نے نور" ۔ برق نے اس کے جواب نہ دینے پہ وہیں سے سوال شروع کئے

"سمندروں کا پانی چھانتے نہیں گزاری"۔ نور نے مڑ کے اسے دیکھتے کہا

"ہاہاہا" ۔۔ برق کا قہقہہ بے ساختہ تھا

"سمندروں کا پانی کیسے چھانتے ہیں؟" اب کہ ساحل نے اس سے پوچھا

"یہ تو برق پاشا صاحب جانتے ہوں گے نہ" ۔۔نور نے منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے کہا

" اندھیرا پھیل رہا ہے"۔ہاریکا نے آسمان کو دیکھتے تبصرا کیا،سورج اب واپسی کا سفر طے کرتا آسمان پر سرمئی رنگ کی کوثر قضا بکھیر رہا تھا

"تو کوئی جگہ تلاش کرنی پڑے گی جہاں رات گزار سکیں ویسے بھی یہاں نہ دن کا اتا نہ رات کا پتا ہے،کس وقت آ جائے کس وقت چلی جائے"۔۔طٰہ نے کہتے ادھر ادھر دیکھا جیسے کوئی رات بسر کرنے کے لئے دھنک کی جگہ مل جائے،مگر ابھی تک تو انہیں کوئی جگہ نہیں ملی

"یہ جنگل ہے یہاں ایسے ہی کہیں بھی رات گزر جائے گی"۔ساحل نے کندھے پہ لٹکا بیگ برق کو تھمایا

ہمم۔۔سب متفق تھے کیونکہ اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا

تھوڑی آگے جا کے درختوں کا ایک جھنڈ تھا بمشکل اس سے رستہ بناتے گزرے

درخت ختم ہو چکے تھے،باہر گھاس تھی،سبز چھت کی حدود بھی ختم ہو چکی تھی،سامنے ایک شفاف سا چشمہ بہ رہا تھا صاف ٹھنڈے پانی کا چشمہ،تھوڑے سے فاصلے پہ انار کے درخت لگے ہوئے تھا،وہ کچھ حیرت اور کچھ جوش کے ملے جلے جذبات کے تحت آگے آئے

طٰہ چشمے کے قریب گیا اور جھک کے پانی سے ہاتھوں کے کٹورے بھرے اور اسے چہرے پہ ڈالا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ نہا بھی لے

"تم لوگ انار اتارو میں آگ کا بندوبستی کرتا ہوں"۔ساحل نے برق کو اشارہ کیا

"یار میں کبھی درختوں پہ نہیں چڑھا"۔برق نے معصوم سی شکل بنائی جس پہ نور اور عبیرہ کا قہقہہ گونجا،برق ان کے ہنسنے پہ اچھا خاصا شرمندہ ہوا

"میں اتارتی ہوں"۔ہاریکا نے کہتے قدم بڑھائے

برق ساحل کے ساتھ لکڑیاں اور پتے اکھٹے کرنے لگا،ہاریکا درخت پہ چڑھی نور اور عبیرہ اس کے پھینکے انار اکھٹے کر رہی تھیں،ساحل نے سب پتوں اور لکڑیوں کو اکھٹا کر کے آگ جلائی اور اب ہاریکا بھی نیچے اتری لیکن پاؤں مڑ گیا اور یہ دھڑام سے نیچے آئی ساتھ ہی اس کی چیخ کی آواز ابھری سب اس کی طرف متوجہ ہوئے،لیکن سب کہ اپنی طرف متوجہ ہونے پر وہ اپنی شرمندگی چھپاتے کھڑی ہوئی لیکن پاؤں میں ایک درد کی لہر دوڑ گئی

"کیا ہوا زیادہ تو نہیں لگی"عبیرہ پاس آ ہی

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"نہیں ٹھیک ہوں" اب کیا بتاتی کہ درد بہت ہے

"چلو پھر منہ ہاتھ دھولو ویسے بھی رات یہیں پہ گزارنی ہے آرام سے" طٰہٰ نے کہتے انار کے کچھ دانے منہ میں ڈالے

"ہاں اگر بھاگنا پڑ گیا تو" نور نے پچھلے واقع کو یاد کرتے کہا

"اور اگر بارش نہ شروع ہو گئی تو" عبیرہ نے بھی آسمان پہ تیرتے بادلوں کو دیکھتے ہوئے کہا

"سردی زیادہ ہو رہی ہے" برق نے آگ پہ ہاتھ سینکتے کہا

"ہم اب اور تو کچھ نہیں کر سکتے اس وقت" ساحل نے اپنی جگہ سے پاؤں سے گند ہٹا کے بیگ سے ایک چادر نکال کے نیچے بچھاتے ہوئے کہا

اب سب ایک دائرے میں بیٹھے ہوئے تھے درمیان میں آگ کا الاؤ جل رہا تھا اندھیرا ہر سو اپنے پر پھیلا رہا تھا، وہ سب خاموشی سے کھانے میں مصروف تھے

"تم کون ہو ساحل؟" وہ جو آگ کے شعلوں کو دیکھتے سوچ میں گم تھا طٰہٰ کے سوال پہ چونکا، باقی سب بھی اسکی طرف متوجہ ہوئے

"میں ساحل حریب التان ہوں" وہ اتنا کہہ کہ خاموش ہو گیا جب کہ باقی سب اس کے آگے بھی بولنے کا انتظار کر رہے تھے

"بس؟" طٰہٰ نے تعجب سے پوچھا

"اور کیا؟" جواب کے بجائے سوال آیا

"یہی کہ کیا کرتے ہو کون ہو کہاں سے ہو شوق کیا ہیں، کتنے بہن بھائی ہیں یہ سب" برق نے ذرا تفصیلی جواب دیا

"اس کا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اپنا بائیوڈیٹا دے دو سیمپل" نور نے مسکراتے ہوئے کہا

"میں آرمی آفیسر ہوں اور ایک ہی بھائی ہوں بابا کی ڈیتھ ہو چکی تھی جب میں ایک سال کا تھا" وہ کہتے ہوئے اداس سا ہو گیا

"اور امی؟" عبیرہ نے افسوس سے پوچھا

"انہوں نے دوسری شادی کر لی تھی مجھے دادی نے پالا ہے اب تو چار سال ہو گئے ان کی بھی ڈیتھ ہو چکی ہے" اب کہ نہیں دکھ سا محسوس ہوا اور ساحل سے اپنائیت سی محسوس ہوئی

"اللہ مغفرت فرمائے" طٰہٰ کو اس کا درد محسوس ہوا

"آمین" وہ خاموش ہو چکا تھا

"اب تم بتاؤ طٰہٰ۔۔" برق کا رخ اب طٰہٰ کی طرف تھا

"میرے دو بھائی ہیں اور ایک بہن" طٰہٰ نے کہنا شروع کیا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"سوری بات کو ٹوکنے کے لئے لیکن تم دونوں کی ارینج میرج سے یا لو؟" نور نے تجسس سے پوچھا

"ارینج" طٰہٰ کے بجائے عبیرہ کی طرف سے جواب طلب ہوا

"اووا چھا" نور کو جواب توقع کے خلاف ملا

"میری تو لو تھی" طٰہٰ نے مسکراتے ہوئے جواب میں اضافی کیا

"سچی" انور پر جوش ہوئی

"تم کیوں اتنا خوش ہو رہی ہو؟" برق نے اسے ٹوکا

"تم کیا جانو پیار و محبت کے بارے میں" نور نے چڑاتے ہوئے کہا

"ہاں بلکل مس نور سب جانتی ہیں ہم تو جنگلوں میں بڑے ہوئے ہیں نا" برق نے برا سامنہ بنایا

"خیر اب ایسی بھی بات نہیں ہے جنگل میں تو ساحل حریب صاحب رہے ہیں" ہاریکا نے اسے چھیڑا جس پہ بس وہ مسکرا کر رہ گیا

"تم بتاؤ برق؟" ساحل نے برق کو مخاطب کیا

"کیا؟"

"اپنی برق رفتار زندگی کے بارے میں بتاؤ" ہاریکا نے کہا

"ہم چار بھائی ہیں میں تیسرے نمبر پہ ہوں بابا ہمارے ساتھ نہیں ہوتے انہوں نے دوسری شادی کر لی تھی، ہمیں ماں نے پالا ہے" کہتے اس نے بار ختم کی

" اب اپنا بتاؤ تم دونوں۔"برق نے بات کرتے ہاریکا اور نور کو کہا

" ویسے تو میرے دو بہن بھائی اور بھی ہیں لیکن مجھے میرے ماموں نے پالا ہے ان کی اپنی کوئی اولاد نہیں تھی تو ایسے میں اکلوتی ہی ہوئی" نور نے بے پرواہی سے کہتے سر جھٹکا

"خیر اکلوتی ہو تو نہیں لیکن دل کے بہلانے کو یہ خیال اچھا ہے برق" برق نے اسے چڑاتے شعر کا بیڑا غرق کیا

" بس بس زیادہ نہ بولا کرو" نور کا پارا ہائی ہونے میں ایک منٹ بھی نہ لگا

"اور تم ہاریکا؟" ان دونوں کی نوک جھوک کو نظر انداز کرتے عبیرہ نے ہاریکا کو متوجہ کیا

"ہم چار بہنیں ہیں میں سب سے چھوٹی ہوں باقی تینوں کی شادی ہو گئی ہے اور ایک سال پہلے ماما کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا جس میں ان کی ڈیتھ ہو گئی اور بابا اب میری شادی کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں" آخر میں محبت سے کہتے وہ مسکرائی تھی

"اوور تو ہاریکا صاحبہ کی شادی ہے "نور نے پر کا کبوتر بنایا تھا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"ہیلو اس نے کہا ہے ابھی ماں باپ کروانا چاہ رہے ہیں، ہونے نہیں والی۔ عجیب پاگل عورت ہو" برق نے اس کی بات کو بیچ میں ہی اچک لیا

"اب دیکھ رہے ہو نا سب میری ہر بات میں ٹانگیں اڑاتا ہے یہ "نور تو تپ ہی چکی تھی

"ہاں برق ہم دیکھ رہے ہیں تم اسے عورت کیوں کہہ رہے ہو۔۔ وہ کوئی عورت ہے ہاں" طٰہ نے بات ختم کرنے کے بجائے اور بڑھانا چاہی

"ہاں دیکھ کو سب اس مینڈک کو"

"بس بس کہاں سے میری شکل مینڈک جیسی ہے اچھی خاصی تو ہے" اب برق نے بھی برا منایا

"شکل کا نہیں کہا، تمہاری خصوصیات کے بارے میں کہا مینڈک جیسے پانی میں بھی رہتے ہیں اور خشکل میں بھی تم میں بھی یہ خاصیت پائی جاتی ہے"

"اوور تو مطلب شکل بری نہیں ہے میری" برق نے مسکراتے کہا

"خیر میرا اب یہ بھی مطلب نہیں تھا" نور نے سر جھٹکا

"چلو چھوڑو لڑائی کو اب تم دونوں بھی منہ بند رکھو سمجھے" ہاریکا نے انہیں سختی سے ٹوکا جس پہ بادل ناخواستہ دونوں نے خاموشی سادھ لی

"جی اب آپ ارشاد فرمایئے ہاریکا صاحبہ" ان کے خاموش ہونے پہ ساحل نے طنزیہ سا ہاریکا کو کہا

"تم کیوں اتنا غصہ ہو رہے ہو میں نے انہیں کہا تھا" وہ اس کے اس انداز پہ اچھی خاصی جل بھن گئی تھی

"خود اپنی زبان کی روانی چیک کرو ذرا اور آ ہی بڑی ان دونوں کو شور کرنے والی" ساحل بھی میدان میں کود چکا تھا

"انہیں مسئلہ نہیں ہوا تو تم کیوں جل رہے ہو اتنا" اس نے آبرو اچکائے تھے

" اب سمجھا ان دونوں نے لڑنا تھا اس لئے برق اور نور کو خاموش کروایا" طٰہ کے ایسے کہنے پہ سب کا قہقہہ بے ساختہ تھا

"کیا تم لوگ بھی اِزن لے آئے ہو اس قہقہے والی سرکار سے؟" ہاریکا نے تپش سے کہا

"اچھا اب بس یا ابھی ہاتھا پائی رہتی ہے؟" عبیرہ نے معصومیت کے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا

"نہیں نہیں میں نہیں لڑتا باقی ہاریکا سے اس کی مرضی پوچھ لو" ساحل نے آرام سے کہتے اسے جلایا اور وہ کامیاب بھی ہو چکا تھا

"تمہارا کہنے کا یہ مطلب ہے کہ میں جاہل عورتوں کی طرح لڑ رہی ہوں؟" اسے تو صدمہ ہی ہو گیا

"شکر خدا کو جاہل نہ سہی عورت تو مانا" اب تو ہاریکا کا بلڈ پریشر ہائی ہو چکا تھا

"اب تم دونوں میں سے کوئی نہیں بولے گا" طٰہ نے انہیں خاموش کروایا کوئی بھید نہیں تھا کہ بات ہاتھاپائی تک پہنچ جاتی

" بلکل اب تم دونوں شروع ہو جاؤ" برق کی زبان پہ کھجلی ہوئی تو شرارت سے طٰہ اور عبیرہ کو کہا

"خاموش حد ادب گستاخ لڑکے ابھی ابھی انسپریشن لی ہیں بیگم نے لڑنے کی کہیں جو کسر انہوں نے چھوڑ دی وہ یہ ناپوری کر دے" طٰہ کا انداز ایسا تھا سب مسکرانے لگے

"اب سوچو چیزیں کیسے تلاش کرنی ہیں اور وہ ہیں کیا؟" طٰہ نے اب سنجیدگی سے کہا جس پہ باقی سب بھی سنجیدہ ہوئے

"جب پیار کا موتی کھو جائے، پیار کا موتی پہلی چیز" ساحل نے پر سوچ انداز میں کہا

"یہ کہاں ہو گا؟ ویسے تو موتی سمندروں میں ہوتے ہیں لیکن پیار کے موتی سمندر میں ہوتے ہیں یا نہیں اس کا تو معلوم نہیں کیوں برق تم تو جانتے ہو گے" نور نے کہتے برق کو بھی مخاطب کیا مگر وہ گہری سوچ میں تھا کچھ جواب نہیں دیا

" یہ پیار کا موتی ہو سکتا اصلی موتی نہ ہو کوئی اور چیز ہو" ہاریکا نے اندازہ لگایا

"ہو سکتا ہے، دوسری چیز کیا تھی" برق نے سوچتے ہوئے پوچھا

"درد کی بوندیں۔۔" عبیرہ نے یاد کرتے ہوئے کہا

"آنسو؟ درد کی بوندیں آنسو ہو سکتے ہیں" نور نے پُر جوش انداز میں کہا

"چلو ایک سیکنڈ کے لئے تصور کر لیتے کہ آنسو ہی ہوں گے لیکن کس کے؟" برق نے دماغ لڑاتے عقلمندی سے کہا

"اس بات کو بھی چھوڑو چلو مان لو کہ آنسو ہی ہیں اور کسی کے بھی ہوں لیکن اسے ڈالنا کہاں ہو گا؟" طٰہ نے پوچھا

"اس نے یہ کہا تھا کہ پیار کا موتی کھو جائے تو درد کی بوندیں ڈال دینا" ساحل نے پوری بات دوہرائی لیکن کسی کی سمجھ میں کچھ نہ آیا

"امید کی کرن کہاں سے لائیں گے؟" نور پریشان ہو رہی تھی

"اور جلتا ہوا ہیرہ" ہاریکا نے آخری چیز گنی

"اسے جھڑنا کہاں ہو گا؟" برق نے بھی پریشانی سے کہا

اب جتنا جتنا وہ سوچ رہے تھے اتنی زیادہ ٹینشن ہو رہی تھی کیوں کہ کچھ معلوم نہیں تھا کہ یہ ہیں کیا چیزیں اور انہیں تلاش کیسے کرنا ہے، رات گہری ہو چکی تھی سردی بھی بڑھ رہی تھی عبیرہ اور طٰہ ایک درخت سے ٹیک لگائے بیٹھے ہوئے تھے، ساحل اور برق آگ کے قریب ایک چادر پہ چت لیٹے ہوئے تھے اور تھوڑے ہی فاصلے پہ نور اور ہاریکا ایک ساتھ بیٹھیں نظریں آگ پہ جمائے واپسی کے رستے کو سوچ رہی تھیں۔۔ کچھ پل گزرے تو سب دھیرے دھیرے کھلے آسمان تلے سو رہے تھے لیکن عبیرہ جاگ رہی تھی رونے

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

کے قریب تھی مشکل سے خود پہ ضبط کئے بیٹھی تھی کیونکہ باقی سب نے ایسی ہی زندگی گزاری تھی ایڈونیچرز میں لیکن عبیرہ اس سب سے کبھی دوچار نہیں ہوئی تھی پہلے

"کیا ہوا بی؟" اس کے مرجھائے ہوئے چہرے کو دیکھتے طٰہٰ نے اپنائیت سے کہا وہ جانتا تھا وہ اس سب کی عادی نہیں ہے

"اگر ہم واپس نہ گئے تو؟" اس نے اندیشہ ظاہر کیا

"کیوں نہیں جائیں گے ضرور جائیں گے ایسی فضول باتیں نہیں سوچو"

"پھر کیا سوچوں اس وقت تو کچھ بھی اچھا سوچنے سے رہی میں" اب کہ کہتے دو آنسو چھپکے سے بہہ گئے تھے لیکن انہیں زمین پہ گرنے سے پہلے طٰہٰ نے اپنی انگلیوں کے پور سے چن لیا

"جانتی ہو عبیرہ تم میرے لئے قیمتی پھول کی طرح ہو جس کی خوشبو میلوں دور تک مجھے پہنچتی ہے اور اس پھول کی خوشبو نے میرے ارد گرد کے ماحول کو بھی معطر کیا ہوا ہے" وہ ایک جزب سے کہہ رہا تھا

کچھ لوگوں کے الفاظ انسان کو معتبر کر دیتے ہیں

"مجنوں کچھ تو خیال کرتا ہے بندہ یہاں سب کنواروں کی جماعت بھی موجود ہے اور الحمدللہ سب کان بھی رکھتے ہیں اور سننے کی حس بھی ماشاءاللہ سے سب کی بہت تیز ہے۔" یک دم ماحول میں چھایا فسوں چھڑ چکا تھا

"کچھ شرم کر برق نور سہی اصل کرتی ہے تیرے ساتھ" اپنی شرمندگی دور کرنے کے لئے طٰہٰ نے برق کو ہی جھاڑا تھا جس پہ وہ ہنس کر رہ گیا

"اچھا اچھا میں سونے ہی لگا تھا پلیز کیری آن" وہ سوتے سوتے میں بھی باز نہ آیا

نور اور ہاریکا بولی تو کچھ نہیں لیکن ان کے چہرے پہ بھی ایک تبسم تھا،

"کیا ہے؟" ساحل نے برق کو ہلکا سا پاؤں مارا

"منہ بند رکھ اور سو جا" اس نے اسے جھڑکا

"اوور تو ساحل صاحب بھی جاگ رہے ہیں میں سمجھا سو گیا ہے" برق شرارت کرنے سے باز نہ آیا

"اب آواز نہ آئی تیری" ساحل سے اسے آنکھیں دکھائیں

"ہاں تو تو کہتا ہو گا نا میں خاموش ہو جاؤں اور تو اس مجنوں کی باتیں سنے"

"اللہ مجھے صبر دے اور الحمدللہ مجھے کوئی ایسے شوق لاحق نہیں ہوئے" ساحل نے کہتے کروٹ لی یہ اشارہ تھا کہ منہ بند رکھو

"اوکے" برق نے کندھے اچکائے اور آنکھیں موند گیا

جنگل رات کو زندہ ہو جاتا ہے، بھورے سیاہ کینوس کی زمین چاند کی چاندنی کی لکیریں پھیلی ہوئی تھیں، ہوا کی سر سراہٹ سر گوشیاں کر رہی تھی۔ اور وہ رات کی باہوں میں جکڑے ہوئے سو رہے تھے

ہم حادثاتی طور پر کسی سے نہیں ملتے ان سے ملنا کسی مقصد کو عبور کرنا ہو تا، اور اپنی روح کی پرورش کے لئے نئے لوگوں سے نئے انداز سے ملنا بہت ضروری ہو تا ہے کیونکہ ہر ایک کے پاس ایک نہ ایک کہانی ماجود ہوتی ہے اور ہمیں اسے سننا چاہیئے، ان سب کی سوچ جدا جدا تھی لیکن دوستی کرنے اور اسے نبھانے کے لئے یکساں ساچنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

جاری ہے

آپ کی قیمتی آرا کی منتظر

رسمِ الفت

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read